وعلمک ما لم تکن تعلم

ترجمہ: اور سکھایا آپ کو سب کچھ جو آپ نہیں جانتے تھے

الحمد للہ کہ ماہ مبارک ذی الحجۃ الحرام ۱۳۳۳ھ میں

رسالہ عجالہ

ازالۃ الریب

عن

مبحث علم الغیب

مصنفہ

جناب مولانا مولوی قاضی فضل احمد صاحب سنی
حنفی نقشبندی مجددی صادقی مقیم لودھیانہ

جس میں

مسئلہ علم غیب پر مولوی ثناء اللہ اہلحدیث امرتسری کے اعتراضات

کا دنداں شکن جواب درج ہے

برادران اسلام کی بہبودی کے لئے انجمن نعمانیہ ہند لاہور کی طرف سے

باہتمام شیخ راسخ شوق محمد پرنٹر شوقی الیکٹرک پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم الرؤف الرحیم

ازالۃ الریب عن مبحث علم الغیب

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ واہلبیتہ وذریتہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین اما بعد احقر العباد اللہ الصمد قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ احد سنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لودھیانہ عرض پرداز ہے کہ میں نے ایک مضمون متضمن شان حضرت سید المرسلین والنبیین افضل الاولین والآخرین سید ولد آدم عالم علوم الاولین والآخرین محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم النبیین شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بجلسہ سالانہ انجمن نعمانیہ ہند لاہور واقع ۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۳۰ ہجری المقدس پڑھا تھا ۔ اس میں ضمناً علم غیب حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی تھا ۔ اسپر اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر بہت غیظ و غضب میں آئے اور اپنی اخبار اہل حدیث مورخہ ۵ ۔ ۲ ۔ جون ۱۹۱۲ء میں اوس پر سخت ناراضگی ظاہر فرماکر ایسا لکھا کہ مجہ کی انتہا پائی یا تاکید کسی اہل اسلام کے علماء سلف

و خلف سے نہیں تفسیر بالرائے ہی سے لکھا جو کچھ لکھا۔
تجربہ ہو چکا ہے کہ جہاں کسی اہل سنت و جماعت نے کوئی تعریف یا مدح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوشان اور مراتب کی کی فوراً اُس کی مخالفت کرکے توہین اور تحقیر کی تسطیر کی فریق مخالف کا یہی عموماً وتیرہ ہے ان سے ایسا دیکھا اور سنا نہیں جاتا اور یہ ہاہا اُن کے لئے عادتاً مجبوری ہے۔ خدا کی قدرت مادہ جبلت ہی ایسا ہے اس میں کسی کا چارہ نہیں۔ خیر۔

واقعہ ۱۰۔ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء کو مولوی صاحب اڈیٹر اہل حدیث اتفاقاً ریلوے سٹیشن امرتسر پہ ملاقی ہوئے اور بالمشافہ بہت ناراضگی ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ ہم نے تمہارے مضمون کا جواب لکھا ہے۔ عرض کیا کہ اُس پرچہ اخبار کو احقر کے پاس روانہ فرمایا ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کو خیال نہیں رہا۔ خیر۔ بڑی تگ و دو سے وہ پرچہ اہل حدیث مہیا کیا گیا جو اسوقت سامنے رکھا ہے۔ جس میں آپ نے علم غیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استہزاءً کلیتہً انکار کیا ہے اب ہم اس کا جواب پیش کرتے ہیں تاکہ اڈیٹر صاحب اہل حدیث کی مفسرانہ اور مجتہدانہ قابلیت معلوم ہو۔ جواب اسکا بطریق اہل حدیث و اہل سنت کے موزون الفاظ میں ہو گا۔ تاکہ ناظرین کو پرچہ اہل حدیث کے دیکھنے کی بھی ضرورت نہ رہے۔

اوّل ان کی بلفظہ عبارت ہوگی اور پھر اس کا جواب ہو گا۔
اور الفاظ ہم اور ہمیں اور ہمارے وغیرہ بصیغہ جمع متکلمانہ جو حضرت اڈیٹر اہل حدیث نے استعمال فرمائے ہیں ویسے ہی احقر کی طرف سے بھی مجبوراً ہونگے۔ و باللہ التوفیق۔

اہل حدیث۔ لاہور میں ایک انجمن نعمانیہ ہند ہے جس کے زیر اہتمام عربی کا ایک مدرسہ بھی ہے اس انجمن کے ارکان کا دعوےٰ ہے کہ ہم ہی اہل سنت والجماعت ہیں الخ بلفظہ۔

اہل سنت۔ واقعی یہ دعوےٰ صحیح ہے جو آپ نے لکھا ہے اسکی بحث اخبار الفقیہ میں کافی سے زیادہ ہو چکی ہے اور عربی کا مدرسہ بھی عالیشان ضرور ہے جو پنجاب میں ایسا نہیں ہے۔ اہل سنت والجماعت ہونا اس کا بھی اظہر من الشمس ہے۔ اور یہ طے شدہ مسئلہ عرب و عجم ہے کہ مقلدین اربعہ مذاہب ہی اہل سنت والجماعت ہیں اور جو انہیں نہیں وہ خارج از اہل سنت والجماعت ہے۔ اور اسی پر علماء عرب و عجم بالخصوص حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کا اجماع ہے۔

اہل حدیث۔ اس انجمن کے عقائد بالکل وہی ہیں جو بریلوی گروہ کے ہیں۔ بلفظہ۔

اہل سنت۔ حضرت مولانا فاضل ابن فاضل ابن فاضل مجدد مائۃ حاضرہ بریلوی مدظلہم العالی کا گروہ کوئی نیا گروہ نہیں اُن کے عقائد وہی ہیں جو تمام عرب و عجم کے مسلمانان اہل سنت و جماعت کے ہیں بالخصوص علماء و مفتیان حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما اُن کے عقائد کے مداح ہیں بلکہ اُن سے سندیں حاصل کرتے ہیں۔

اہل حدیث۔ یا یوں سمجھئے کہ وہ عقائد اتنے پرانے ہیں کہ قرآن شریف کے نزول سے بھی پہلے کے ہیں یا۔ قرآن شریف انہیں کے اصلاح کے لئے نازل ہوا تھا۔ بلفظہ۔

اہل حدیث - ناظرین اڈیٹر صاحب کی فاضلانہ تحریر کو ملاحظہ فرمائیے جس میں آپ نے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ عرب کے ہوں یا عجم کے خواہ وہ اپنے استاد ہوں یا استاد الاستاد یا ونا بیہ کے پیر و مرشد ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر اسوقت تک ایک ہی لاٹھی سے ہانک کر سب کو کافر و مشرک قرار دیدیا۔ آپ کے نزدیک - مکۂ معظمہ - مدینہ منورہ - جدہ - حدیبیہ - مصر - دمشق - بیت المقدس - شام - روم - بصرہ - بغداد تمام مسلمانان بلاد اسلامیہ وغیرہا کے کافر و مشرک ہیں - کیونکہ اُن کے وہی عقائد ہیں جو ہمارے اور مولانا بریلوی کے ہیں - اگر ہمارے عقائد وہی ہیں جو کفار و مشرکین کے قبل از نزول قرآن شریف کے تھے اور ہمارے ہی عقائد کی اصلاح کے لئے قرآن کریم کا نزول ہے اور یہ آپ کا فتوے ہے تو بس مسلمان دنیا پر یہی شر ذمہ قلیلہ ثنائیہ ہے لاحول ولا قوۃ - اڈیٹر صاحب کی جرأت اور بہادری ملاحظہ فرمائیے - جزاك الله

اہل حدیث - اون میں ایک مسئلہ علم غیب ہے - اس انجمن کے جلسہ میں ایک صاحب قاضی فضل احمد لودھیانوی نے تقریر کی جو انجمن کی رپورٹ میں درج ہوئی ہے اُس میں مسئلہ علم غیب اور اُسکے منکروں کا ذکر کیا ہے - الخ بلفظہ - صفحہ اول کالم سوم -

اہل سنت - واقعی ہماری تقریر ہے جو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اعلےٰ وارفع میں ہے اس کے ضمن میں علم غیب کا بھی مختصراً ذکر آ گیا تھا - جس کا جواب آپ نے - منکروں میں داخل ہو کر دیا ہے گو آپ کا اُس میں نام نہ تھا - لیکن یہ مضمون ہی ایسا

تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف شان عالیشان میں تھا آپ صاحبان کو دیکھکر اس کی تاب کیونکر رہ سکتی ہے جب تک اُس کی مخالفت کرکے کسر شان اور اہانت نہ کرلیں کھانا ہضم کیسے ہو حسب دستور و عادت ناراضگی ظاہر فرما کر خامہ فرسائی فرمائی اور دل کی رنجش و عداوت قلبی زبان اور قلم پر آئی۔

دوسری بات یہ کہ اڈیٹر صاحب اہلحدیث اس احقر کو اچھی طرح جانتے ہیں اور پرانا تعارف ہے لیکن آپ ایسی لاعلمی میں فرماتے ہیں کہ "ایک صاحب قاضی فضل احمد لودیانوی نے تقریر کی" خیر یہ اُن کی علوشانی کی دلیل ہے۔

اہل حدیث۔ اس بیان میں راقم مضمون نے اپنا دعوے اور دلیل بلکہ کئی ایک دلائل پیش کی ہیں الخ بلفظہ۔

اہل سنت۔ ہم نے مختصرًا علم غیب کا ذکر کیا تھا اور یہ بھی لکھدیا تھا کہ مفصل بحث علم غیب کی میری کتاب انوار[1] آفتاب صداقت (صفحہ ۵۵) میں ہے مگر تاہم آپ نے ہمارے دعوے کی کسی دلیل پر بھی غور نہ کیا اور تفسیر بالرائے سے کام لیا۔ جیسے معلوم ہوگا۔

پہلی دلیل

اہلحدیث۔ اس دعوے پر پہلی دلیل لکھی ہے علمک مالم تکن تعلم۔ علم اصول میں لکھا ہے ما کا لفظ عام ہے۔ جیسے اگر کوئی مالک اپنی لونڈی کو کہے۔ ان کان ما فی بطنک غلاما فانت اصیلة۔ یعنے تیرے پیٹ میں جو کچھ بچہ بننے کے لائق

[1] طبع ہونے والی ہے انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲ منہ

ہے وہ لڑکا ہے تو تو آزاد ہے وہ (لونڈی) دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی جنے تو آزاد نہ ہوگی۔ الخ بلفظہ۔

اہل سنت۔ فاضل اڈیٹر یہاں لفظ ما کی عمومیت ظاہر کرتے ہیں جو ہم کو مفید ہے کیونکہ لفظ آن شرط کا ساتھ ہے جس سے آپ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا اور ساتھ ہی شرط کو لفظ غلاما ظاہر کر رہا ہے۔ کیونکہ مالک نے یہ شرط لگائی کہ اگر تیرے پیٹ میں ایک ہی لڑکا ہو تو تو آزاد ہے مگر شرط کے خلاف لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئی اس لئے آزاد نہ ہوئی لیکن اس آیۃ شریفہ میں (جس کا پہلا حرف و بھی آپ نے چھوڑ دیا) کوئی شرط وغیرہ نہیں ہے یہ ما کا لفظ پورے طور پر عمومیت بتلا رہا ہے۔ اس لئے اصول شاشی کے حاشیہ پر جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے یوں لکھا ہے لان الشرط ان یکون جمیع ما وجد فی بطنہا غلاما ولم یکن کذلک۔ یعنے اس میں یہ شرط تھی کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں پایا جاوے لڑکا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے لونڈی آزاد نہ ہوئی۔ اور مین السطور میں یوں ہے کان جمیع ما فی بطنہا لم یکن غلاما۔ پس آپکی یہ دلیل رد ہو کر آپ کو مضر ہوئی۔

اہل حدیث۔ اس کا جواب لینے کے لئے دور جانے کی حاجت نہیں خود قرآن مجید میں موجود ہے جو راقم مضمون کا دلیل کے لئے بطور معارضہ کے ہم پیش کرتے ہیں جس کا جواب دینا ان کا فرض ہے یہی ما کا لفظ ہمارے حق میں بھی آیا ہے غور سے سنئے ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون۔ (پ ۲۔ رکوع ۲)

یعنے نبی تم مسلمانوں کو سکھاتا ہے سب کچھ جو تم نہ جانتے تھے تو
کیا ہم کو اتنا علم سکھایا ہے کہ ہم عالم الغیب ہو گئے الخ بلفظہ۔

اہل سنت ۔ اس میں اُس علم کا ذکر ہے جو آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھایا تھا یا بتلایا جو
وہ نہیں جانتے تھے۔ اور وعلمک مالم تکن تعلم کا وہ علم
ہے جو اللہ تبارک وتعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سکھایا اور ساتھ ہی فرمایا وکان فضل اللہ علیک عظیما۔
یعنے تمام علوم غیب کا سکھانا آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اللہ تعالے کا فضل عظیم ہے جیسے کہ علم عظیم تھا ویسے ہی فضل عظیم
ہے۔ اللہ تعالے کے فضل عظیم کی کوئی حد وغایت نہیں اسی طرح
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کی بھی کوئی حد ونہایت
نہیں۔ اس میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ علاوہ اسکے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علوم غیب کی خبریں صحابہ رضی اللہ عنہم
کو بھی تعلیم فرمائیں اور سنائیں منکران علم غیب اسمیں داخل نہیں

اہل حدیث ۔ علاوہ اس کے یہ تو مسلمانوں کے حق میں بھی
ہے خدائے تعالے قرآن مجید کی دوسری آیت میں بھی لفظ
مومنوں کافروں سب کو شامل کرکے فرماتا ہے غور سے سنیئے
علم الانسان مالم یعلم۔ "خدا نے انسان کو سب کچھ سکھایا
جو وہ نہ جانتا تھا"۔ چلو ثابت ہوا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کی طرح ہم مسلمان بھی عالم الغیب ہیں اور ہماری طرح کافر بھی
عالم الغیب ہیں۔ بلفظہ۔

اہل سنت ۔ اڈیٹر صاحب ماشاء اللہ مفسر بھی بلکہ مجتہد

بھی اس لئے تفسیر بالرائے کرتے ہیں ۔ ور مفسرین متقدمین متاخرین سلف و خلف کی مخالفت کی پروا نہیں کرتے جو آپ نے تفسیر اس آیت بالا کی فرمائی اس کی تائید بالتصدیق میں کوئی شہادت نہیں پس ماننے کے بھی قابل نہیں - ہم کہتے ہیں کہ اس آیت شریف سے لفظ انسان پڑھکر ہر انسان کافر و مشرک اور مسلم مراد لینا آپ کی اپنی مفسرانہ تقریر ہے اور اسپر اور گستاخانہ تحریر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی بلا استثناء ہر انسان کے لفظ میں شمار کر لیا العیاذ باللہ - اگر آپ کا اعتقاد یہی ہے تو ان آیات ذیل میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو داخل فرماتے ہونگے - وھو ھذا -

(۱) وکان الانسان عجولا (سورۂ اسرائیل) اور انسان بہت جلد باز ہے -

(۲) وکان الانسان کفورا - (") اور انسان ناشکرہ ہے -

(۳) وکان الانسان قتورا - (") اور انسان بخیل ہے -

(۴) یقول الانسان یومئذ اینَ المفر ... ( ) انسان کہیگا بھاگنے کی جگہ آج کہاں ہے -

(۵) قتل الانسان ما اکفرہ (عبس) قتل کیا جائے انسان جو اُسنے کفر کیا

(۶) وقال الانسان ما لھا (زلزلت) اور کہا انسان نے کیا ہے اسکے ہے -

(۷) وبدا خلق الانسان من طین ... (سجدہ) ابتداء پیدا کیا انسان کو مٹی سے -

(۸) ان الانسان لکفور (حج) تحقیق انسان کفر یا ناشکری کرنے والا ہے -

(۹) ان الانسان خلق ھلوعا - (معارج) تحقیق انسان بے صبرا پیدا کیا گیا ہے

(۱۰) اِنّ الانسان لفی خسر۔ (عصر) تحقیق انسان خسارہ میں ہے
علاوہ اس کے اور بہت سی آیات ہیں جن میں لفظ انسان آیا مگر آپ کے
لئے یہ عشرہ کاملہ کافی ہیں آپ کا ایمان ہے کہ ان میں حضور
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی داخل ہیں۔ (العیاذ باللہ)
لیکن کسی مسلمان کا بھی ایسا اعتقاد نہیں ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ
جب آپ لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو کوئی
مسلمان بیان کرتا ہوا معلوم ہو جائے تو آپ لوگ آپے میں نہیں
رہتے ایسا غصہ اور غضب بھر جاتا ہے کہ عقل و ادب کافور
ہو جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ لفظ انسان اپنی اپنی جگہ استعمال
ہوا ہے اکثر جگہ لفظ انسان میں کفار داخل ہیں اور بعض جگہ
حضرت آدم علیہ السلام اور بعض جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور بعض جگہ جنس انسان سے مراد ہے۔ جیسے کہ تفاسیر سے ظاہر
ہے۔ دیکھئے غور کیجئے۔

(۱) تفسیر معالم التنزیل زیر آیت شریف خلق الانسان
علمہ البیان کے لکھا ہے یعنے پیدا کیا انسان کو اور سکھایا اُسکو
بیان۔ قال ابن کیسان خلق الانسان یعنی محمد صلے اللہ
علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ماکان وما سیکون
یعنے حضرت ابن کیسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پیدا کیا انسان کو
یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھایا اوس کو بیان یعنے وہ
علم غیب جو ہو چکا اور جو آئندہ ہوگا۔ اھ اس ایک ہی تفسیر
قرآن کریم کے حضرت مفسر علیہ الرحمۃ نے آپ کی دلیل کا استیصال
کامل طور پر کر دیا۔ آگے چلئے۔

(۲) تفسیر قادری ترجمہ حسینی جلد دوم صفحہ ۴۹۰ - سورہ سورۃ الرحمن - خلق الانسان پیدا کی خدا نے آدمیوں کی جنس علمہ البیان تعلیم کر دیا اس کو بیان یعنے جو کچھ اس کے دل میں ہے اسے کہکر یا لکھکر ظاہر کرنا یا حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور علم اسماء اُنہیں تعلیم کر دیا - یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہے اور ہو گا سب انکو تعلیم کر دیا - چنانچہ علمت علم الاولین والآخرین (حدیث) کا مضمون اس کی خبر دیتا ہے - بلفظہٖ -

اسی طرح دیگر تفاسیر میں بھی قریب قریب یہی ہے دو معتبر شہادتیں کافی ہیں کیا خدا کی قدرت ہے کہ آپ اس آئت شریف مندرجۂ بالا کو اپنی تائید میں لاتے ہیں مگر شہادتوں سے ظاہر ہے کہ وہ ہمارے حق میں زور سے گواہی دے رہی ہے اور آپ کی تردید -

ع - عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد -

پس ان شہادات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام علوم غیب اللہ تعالےٰ نے سکھا دیے - فہو المراد -

اہلحدیث - جواب - حسب قانون علم مناظرہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم ان آیات کی تفسیر کریں بلکہ فریق ثانی کا ہے کیونکہ وہ مدعی ہیں اور ہم سائل بشکل معارض معارضہ کو اُٹھانا مدعی کا فرض ہے تاہم بحیثیت ایک مسلمان خاصکر مفسر قرآن ہونے کی حیثیت سے ہم ان آیات کی تفسیر کرتے ہیں - "یہ سب کچھ" کا لفظ ہر شخص کی حیثیت کے حسب حال اور حسب ضرورت ہوتا ہے ایک غریب آدمی کے حق میں سب کچھ اس کی ضرورت کے مطابق ہے اور امیر کے حسب حال

اس کی ضرورت کے مطابق ..... اس تشریح کے مطابق ایک نبی کے حسب حال یہ ہے کہ احکام شرعیہ جن کی تبلیغ کے لئے نبی مبعوث ہو کر آیا ہے سارے اس کو سکھائے جائیں ..... فریق ثانی کو ہماری تفسیر پسند نہ ہو تو اس کا فرض ہے کہ ان آیات میں تطبیق دیکر بتائے کہ کیا وجہ ہے کہ جس دلیل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلم عالم الغیب ہوں ہم مسلمان کیوں نہوں بلکہ ایک کافر بھی کیوں نہو۔ ملفوظ ملتقطا۔ صفحہ ۲۔ کالم سوم۔

اہل سنت ۔ واقعی ہم مدعی ہیں اور آپ منکر۔ منکر پر بار ثبوت نہیں البتہ اخیر پر قسم یا حلف ہے۔ چونکہ آپ بقول خود مفسر ہیں اور جو آپ نے تفسیر کی ہے اس کی تائید میں کوئی تائید سلف یا خلف سے آپ نے پیش نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تفسیر کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ اچھا حسب تفسیر آپ کے نبی کی حیثیت صرف اسیقدر ہے کہ اس کو احکام شرعیہ سکھائے جائیں۔ احکام شرعیہ بزعم خود تو آپ نے بھی سیکھے ہوئے ہیں۔ پھر نبی میں اور آپ میں کیا فرق ہوا۔ دوسرا رنگ حضور افضل المرسلین والنبیین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بھی وہی حیثیت ہے جو آپ کے مطابق ہے العیاذ باللہ

ع گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔ مثنوی

از خدا خواہیم توفیق ادب ؛ بے ادب محروم ماند از فضل رب

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد ؛ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد۔

ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا وہ رتبہ اور درجہ ہے کہ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس حیثیت اور حالات پر لازم ہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ

و آلہ وسلم کو تمام اقسام کے معجزات اور علوم غیب حاصل ہوں در خداوند تعالےٰ کی طرف سے تعلیم کئے گئے ہوں - جب کہ ادنے خادمان حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو لوح محفوظ ہمیشہ پیش رہتی ہے - جیسے حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں - سے

لوح محفوظ است پیشِ اولیا * از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

اندریں حالات کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف یہ حیثیت ہونی چاہیئے - کہ اونکو صرف احکام شرعیہ ہی سکھائے جائیں - یا اونکو ایک بات کا بھی غیب معلوم نہو - اور جو کوئی ایسا اعتقاد رکھے وہ مشرک اور کافر ہو ؟ اللہ ! اللہ !! ایسی جرأت - لیجیئے - اب ہم اپنا فرض ادا کرتے - اور پہلی دلیل پر شہادت پیش کرتے ہیں - پوری آئت قرآن شریف کی یہہ ہے - انزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما - یعنے اے (رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالےٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی اور تعلیم کردیا وہ سب کچھ جو آپ نہیں جانتے تھے اور یہہ اللہ تعالےٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے (اور یہہ آئت مدنی ہے) اس آئت شریف سے ثابت ہے کہ تمام علوم غیب واسرار اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمادئے - لفظ ما اس آئت میں عام ہے جس کا فائدہ یہہ ہے کہ کوئی علم بھی اُنکی تعلیم سے باہر نہ رہے تمام مفسرین متقدمین ومتاخرین اسی بات پر ہیں اور ہمارے دعوے کی تائید اور تصدیق کرتے ہیں - اور آپ کی تردید اور تطرید - وھو ھذا -

۱۔ تفسیر خازن زیر آئت وعلمك مالم تعلم۔
یعنی من الاحکام شرع وامور الدین وقیل علمك من
علم الغیب مالم تکن تعلم وقیل معناہ من خفیات
الامور واطلعت علی ضمائر القلوب وعلمك من الاحوال
المنافقین وکیدھم مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیك
عظیما یعنی ولم یزل فضل اللہ علیك یا محمد عظیما۔
یعنے فرمایا اللہ تعالٰے نے کہ وہ سب کچھ آپ کو سکھادیا جو آپ
نہیں جانتے تھے یعنے احکام شرع اور امور دین اور کہاہے کہ
علمك سے علوم غیب مراد ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نہیں جانتے تھے وہ سب سکھادیا اور بعض کا قول ہے کہ
تمام خفیہ اور مخفی باتیں سکھادیں اور خبردار کردیا تمام لوگوں
کے دلوں کے بھیدوں پر اور تمام منافقین کے حالات اور
اونکے مکروں فریبوں پر آگاہ فرمادیا جو آپ نہیں جانتے
تھے۔ یہ اللہ تعالٰے کا فضل عظیم ہے اور ہمیشہ رہیگا
اللہ تعالٰے کا یہ فضل عظیم یا محمد (صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم) آپ پر۔

۲۔ تفسیر جلالین صفحہ ۸۵ سطر ۴۔ زیر آئت وعلمك
مالم تکن تعلم من الاحکام والغیب۔ اس سے احکام اور
غیب مراد ہیں۔

۳۔ تفسیر جامع البیان برحاشیہ تفسیر جلالین صفحہ ۸۵
وعلمك مالم تکن تعلم۔ قبل نزول ذلك من خفیات
الامور۔ امور خفیات ہیں۔

۴۔ تفسیر مدارک وعلمك مالم تكن تعلم۔ من امور الدین والشرائع ومن خفیات الامور وضمائر القلوب۔
یعنے اس آیت شریف میں تعلیم امور دین اور احکام شریعت اور تمام پوشیدہ غیب کی باتیں اور تمام لوگوں کے دلوں کے اندرونی بھید ہیں۔

۵۔ تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۱۹۲۔ وعلمك اور تعلیم کردیا تجھے۔ مالم تكن تعلم جو نہ تھا تو کہ آپ سے جان لیتا چھپی ہوئی باتیں دلوں کے بھید اور بہت علماء نے کہا ہے کہ وہ علم ہے ربوبیت حق اور اس کے جلال کا اور پہچاننا عبودیت نفس اور اس کے حال کا اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ جو کچھ ہو چکا یہ اس کا علم ہے کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ نے شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا جیسا کہ معراج کی حدیثوں میں وارد ہے کہ میں عرش کے نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں ڈال دیا۔ پس جان لیا میں نے جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔ الخ بلفظہ۔

۶۔ تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۲۰۱ سطر ۴ میں۔ (جس کو آپ نے صرف ایک پارہ تک مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی سے پڑھا ہے) اس طرح پر لکھا ہے۔
وعلمك مالم تكن تعلم۔ من خفيات الامور او امور الدين والاحكام یعنے تمام علوم خفیہ یا امور دین و احکام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھا دئے۔

کیوں حضرات ناظرین! اہلحدیث صاحب کو ان چند تفاسیر کو

چھوڑ کر اپنی تفسیر بالرائے کو پیش کرنا کچھ وقعت رکھتا ہے ہرگز
نہیں اگرچہ ان کے سوا اور بھی تفاسیر بہت ہیں جنکو بخوف اطناب
ترک کر دیا گیا ہے۔ اور اسی قدر کافی سے زیادہ ہیں۔

اہلحدیث۔ لطیفہ ایام طالب علمی مدرسہ دیوبند میں تفسیر
بیضاوی کا سبق تھا آیت پیش تھی۔ لتکونوا شھداء علی الناس
ویکون الرسول علیکم شھیدا اثناء سبق میں ایک شخص
ہمارے پاس ہی آبیٹھا حلقہ وسیع تھا۔ میں نے پوچھا کیوں
آئے ہو بولا مسئلہ مولود پوچھنے آیا ہوں۔ مولانا محمود الحسن صاحب
تقریر ختم کر چکے تھے تو میں نے عرض کیا جناب بعض لوگ اس
آیت کو اس مدعا کے لئے پیش کیا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم مجلس مولود میں حاضر ہوتے ہیں۔ یکون الرسول علیکم
شھیدا۔ فرمایا ان بدعتیوں سے پوچھو پھر تو ہم بھی ہوتے ہونگے
کیونکہ لتکونوا شھداء پہلے آیا ہے۔ اتنے ہی سے اس سائل
کی تسلی ہوگئی۔ بلفظہ۔

اہلسنت۔ یہ آیت شریف سورۂ بقرہ پارہ دوم کے پہلے
رکوع میں ہے جہاں تک اڈیٹر اہلحدیث صاحب نے مولوی
محمود الحسن صاحب سے پڑھا ہے۔ آپ یہ سبق پڑھ رہے تھے۔
اسوقت کا لطیفہ بیان فرماتے ہیں مگر یاد رہے کہ یہ لطیفہ
نہیں بلکہ خاصہ استھزاء ہے اور اس کو لطیفہ کے
نام سے لکھا ہے۔ جو مولوی محمود الحسن اور اڈیٹر صاحب نے
حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں سخت استھزاء
کیا اور آیت قرآنی پر بھی استھزاء کر کے تفسیر بالرائے کی دونو

صاحب اس جرم قبیح میں داخل ہیں نہ تو اللہ تعالےٰ سے شرم کی اور نہ اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پروا کی آفرین ہے ہم کو افسوس ہے کہ اڈیٹر صاحب نے اور انکے استاد صاحب نے صرف آئت شریف کو تفسیر بیضاوی میں پڑھا۔ لیکن اوس کی تفسیر کو نہ پڑھا حالانکہ مقصود تفسیر کا پڑھنا تھا۔ مگر غرض آپ کی محض استہزاء تھا۔ اور دیانت بھی آپ کی اس کے مقتضی تھی کہ صرف استہزا کیجاوے۔ اگر تفسیر پر ایمان ہوتا تو ایسا نہ لکھا جاتا۔ دیکھئے! آئت شریف کی تفسیر کا ترجمہ یہہ ہے۔ کہ روائت کی گئی ہے کہ دیگر امتیں قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا انکار کرینگی۔ تب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ طلب کریگا۔ کہ تبلیغ میں انکی شہادت دیجاوے تاکہ منکرین پر حجت ہو۔ پھر اُمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آویگی۔ اور اُن منکرین پر شہادت دیگی۔ پھر امت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آویگی۔ اور ان منکرین پر شہادت دیگی تب وہ اُمتیں کہینگی تم نے ہم کو کیسے جانا اور پہچانا۔ پس کہینگے کہ ہم نے پڑھا ہے اور سیکھا ہے اُن خبروں کو جو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں فرمائی ہیں جس کو ہمارے سچے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو فرمایا اور سکھایا ہے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شہادت ہوگی پس وہ اپنی امت کے حال کی گواہی دینگے کیونکہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے حالات پر نگہبان دیکھنے والے اور گواہ ہیں ختم ہوا ترجمہ اخیر پر اصل الفاظ یہہ ہے۔ لما کان الرّسول کالرقیب المہیمن

علی اٰمنتہ اب اپنے استہزاء پر نظر کیجئے اور اس تفسیر پر غور
کیجئے اور خدا سے ڈریئے **ناظرین للہ توجہ فرمائیے کہ کیسی**
بیباکی سے استاد اور شاگرد دونوں نے کیسا **ٹھٹھا** اور **استہزاء**
اللہ تبارک وتعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کرکے حق بات کا کتمان کیا ہے ۔ آئت شریف پر استہزاء کرکے اسکی
تفسیر بالرائے کردی اور دھوکا دہی سے تفسیر کو بالکل چھوڑ دیا ۔
حالانکہ مولود شریف کے عمل کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دیکھنا اور وہاں تشریف لانا اس آئت سے ثابت ہے اور وہ سائل
صاحب بھی آپ کے ہی متبعین سے ہونگے جن کی تسلی فوراً ہوگئی ۔
سبحان اللہ! کیا لا تقربوا الصلوٰۃ کو پڑھا اور انتم سکارٰی
کو ترک کر دیا ۔ ہم کہتے ہیں کہ کوئی شبہ نہیں کہ قیامت کے دن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر ضرور گواہی دینگے کہ یہ لوگ میری امت
کے میرے دوست ہیں ۔ میرا ذکر خیر بڑے شوق سے کرتے تھے اور مجھ پر
کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے ۔ اور جب میری ولادت کا
ذکر آتا تھا تو بڑی تعظیم اور تکریم سے سر و قد کھڑے ہو جاتے تھے
اور دست بستہ مجھ پر درود و سلام پڑھتے تھے ۔ یہ میرے دوست
اور محب ہیں انکی بڑے زور سے شفاعت کرتا ہوں گا اور یہ
دوسرے گروہ منکرین میری ہجو اور کسر شان کرتے تھے اور میرے
دوستوں عاملین مولود شریف کو کافر اور مشرک کہا کرتے تھے ۔
واقعی یہ لوگ میرے دشمن ہیں اور اللہ تعالےٰ کے بھی دشمن ہیں
وغیرہ وغیرہ ۔
اچھا اب ہم ایک اور بزرگ مسلمہ غیر مقلدین وہابیہ کی تفسیر

ہے اسی آئت کی تفسیر میں لکھتے ہیں جنکا نام نامی حضرت مولانا الکل
شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ہے۔ وھو ھذا
تفسیر فتح العزیز معروف بہ تفسیر عزیزی سورۂ
بقرہ صفحہ ۵۵۳ سطر ۱۴ ویکون الرسول علیکم
شہیدا۔ یعنے باشد رسول شما بر شما گواہ زیراکہ او مطلع است
بنور نبوت بر مرتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین
من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست و حجابے کہ بداں از ترقی
محجوب ماندہ است کدام است پس او مے شناسد گناہان
شمارا و درجات ایمان شمارا واعمال نیک و بد شمارا
واخلاص و نفاق شمارا لہذا شہادت او در دنیا بحکم شرع
در حق امت مقبول و واجب العمل است وآنچہ او از فضائل
ومناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ وازواج واہلبیت یا غائبان
از زمان خود مثل اویس وصلہ مہدی ومقتول دجال یا از معائب
ومثالب حاضران وغائبان مے فرمائند اعتقاد بداں واجب
است۔ وازین است کہ در روایات آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال
اُمتیان خود مطلع میسازند کہ فلاں امروز چنیں میکنند
وفلانے چناں تا روز قیامت ادا شہادت تواند
کرد۔ الخ بلفظہ۔

دیکھیے! اسپر ایمان لائیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مولود شریف کی مجلس (جو اعمال امت میں داخل ہیں) اس کی
بھی مع دیگر اعمال کے جنکو وہ ہر وقت نور نبوت سے ملاحظہ فرمارہے
ہیں قیامت تک کے حالات کی شہادت یا گواہی دینگے اور یہ ظاہر ہے

کہ گواہی بے دیکھے نہیں ہوسکتی۔ اس شہادت پر اعتقاد و ایمان لانا واجب ہے کہ وہ ذرہ ذرہ کی بابت گواہی جناب الٰہی میں فرمائیں گے۔ فہو المقصود۔

اہلحدیث۔ اصل یہ ہے کہ ایسے لوگ قرآن شریف کو غور سے تو پڑھتے نہیں۔ پڑھیں بھی تو کیوں جب کہ دل میں اعتقاد ہے کہ اس کا سمجھنا مجتہد کا کام ہے ہمارا نہیں ہم تو مقلد ہیں۔ مگر جب ادھر ادھر سے کہیں کوئی آیت سن پائی تو برمحل یا بے محل پڑھ دی جس سے نہ آگے کی خبر نہ پیچھے کی۔ الی اللہ المشتکی۔

اہل سنت۔ واقعی آپ نے اپنی حالت کا بعینہ نقشہ کھینچ کر دکھلا دیا۔

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں ٭ گفتہ آید در حدیث دیگراں

فی الواقع تمام مقلدین اہل سنت والجماعت کا اعتقاد ہے کہ جو کچھ مجتہدین مذاہب اربعہ نے کاملاً مکملاً سمجھا ہے وہ آجکل کے آپ جیسے مفسر اور مجتہدوں کے نصیب نہیں نہ بلحاظ قرن من الخیر القرون کے اور نہ بلحاظ تقویٰ و طہارت جو شتر بے مہار کی طرح بیہودہ ہیں اسی وجہ سے آپ جیسے لوگ قرآن شریف کو غور سے پڑھتے ہی نہیں اور نہ اسپر غور کرتے ہیں جب کوئی آیت سن پاتے ہیں تو تفسیر پڑھتے پڑھتے اس تفسیر کے برخلاف اپنی تفسیر بالرائے کرتے ہیں وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہمارے برابر آئمہ مجتہدین بھی نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس غرور میں۔ اگر ایسی تفسیر کرتے ہیں کہ ایمان و اسلام ہی سے نکل جاتے ہیں۔ یہ ہے تمہید قرآن مجید جس کا مختصر ذکر آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ فانتظر

الی اللہ مشتکی۔

دوسری دلیل۔

اہلحدیث دوسری دلیل مضمون نگار کی یہہ ہے ما ھو علی الغیب بضنین جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ نبی غیب پر بخیل نہیں معلوم نہیں اس آئت کو کیوں پیش کیا یہ تو اُن کے خلاف ہے۔ اس آئت سے تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ جتنا کچھ حضور علیہ السلام کو غیب ملا تھا وہ سب کچھ ہم کو بتا گئے پس یہی اُن کا علم غیب تھا جو قرآن میں یا احادیث صحیحہ میں آچکا ہے سوا اسکے کچھ اور تھا جو امت کو نہیں بتایا تو بخیل ہوئے حالانکہ آئت موصوفہ کہہ رہی ہے کہ غیب پر بخیل نہ تھے۔ پھر یہہ آئت فریق ثانی کے برخلاف ہوئی یا ہمارے۔ بلفظہ۔

اہل سنت۔ ہم کہتے ہیں کہ یہہ آئت ہمارے حق میں اور آپ کے برخلاف۔ آپ کا کہنا بے دلیل و تصدیق ہے۔ کوئی شہادت آپ کے پاس نہیں اور نہ پیش کی گئی ہے پھر آپ کی زبان پر کسکو یقین یا اعتبار رہے۔ ہم اپنے دعوے پر شہادت پیش کرتے ہیں جس سے ہمارا دعوے ثابت ہوگا۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ نے ابھی مسلمہ تفسیر بیضاوی کو صرف پہلے پارہ تک بلا تفہیم پڑھا ہے اگر اس سے آگے پڑھا ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔ لیجئے اسی تفسیر کو ہم پہلے شہادت میں پیش کرتے ہیں۔ وھو ھذا

۱۔ تفسیر بیضاوی جلد دوم صفحہ ۱۷۴ سطر ۱۵۔ وما ھو وما محمد صلے اللہ علیہ وسلم علی الغیب ما یخبرہ من الوحی

الیہ وغیرہ من الغیوب بضنین بمتہم من الظنا وھی التہمۃ وقرأ نافع وعاصم وحمزہ وابن عامر بضنین من الضن وھوالبخل ای لایبخل بالتبلیغ والتعلیم بلفظہ۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب کے بتلانے میں یا خبر دینے میں جو وحی انکی طرف آتی ہے وغیرہ علوم غیب کے ظنا کے ساتھ متہم لفظ ظن سے جو تہمت ہے نہیں ہیں اور حضرات نافع اور عاصم اور حمزہ اور ابن عامر رضی اللہ عنہم نے اس کو بضنین حرف ضاد ضن سے پڑھا ہے اور اس کے معنے بخل کے ہیں یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغ رسالت اور تعلیم علم غیب پر بخیل نہیں۔ ختم ہوا ترجمہ۔

۲۔ تفسیر جلالین صفحہ ۴۹۰۔ وما ھو ای محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام علی الغیب بظنین بمتہم وفی قرأۃ بالضاد ای ببخیل فینقص شیئًا منہ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب کے بتلانے میں متہم نہیں اور قرأت حرف ضاد سے یہ ہے کہ وہ علم غیب کے بتلانے میں بخیل نہیں جو کمی کریں اس میں سے۔

۳۔ تفسیر جامع البیان برحاشیہ جلالین صفحہ ۴۹۰۔

وما ھو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) علی الغیب علی کل ما اطلع علیہ مما کان غائبًا عنہ بظنین بمتہم ومن قرأہ بالضاد فمعناہ لیس ببخیل علیہ بل یبذلہ لکل واحد و یعلمہ (بلفظہ) یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کی خبروں کو جو انہیں مطلع کیا جاتا ہے ان کے بتلانے میں متہم نہیں ہیں اور حرف ضاد کی قرأت میں اس کے معنے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کی باتوں کے بتلانے میں بخیل نہیں ہیں بلکہ ہر ایک شخص کو بتلا دیتے ہیں اور

سکھا دیتے ہیں۔
ان ہر سہ تفاسیر سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا اور اسی سبب سے جس کسی نے جو کچھ پوچھا اوسکو بتلا دیا اُس کے بتلانے میں کمی نہیں فرمائی جس کی خبر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں دیدی اور ہمارا مدّعا ثابت ہوا اور اس آئت شریف کی تصدیق بہت کثرت سے احادیث کرتی ہیں۔ جن میں سے چند نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ حدیث شریف صحیح بخاری جلد چہارم مصری صفحہ ۱۶۱۔سطر ۵ سے ۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (حدیث طویل ہے) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم غیب پر بہت سوالات کیئے گئے۔ حضور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ پوچھو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ تب ایک شخص کھڑا ہوا (جس کے باپ کی نسبت لوگ شک کرتے تھے) کہ حضور میرا باپ کون ہے۔ فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ ترجمہ مختصر ختم ہوا۔

۲۔ حدیث شریف صحیح بخاری جلد چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۵ سطر ۱۹ (حدیث طویل ہے) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو انس رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج ڈھلے اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت تک کے حالات بیان فرما دئے۔ اور ساتھ ہی بڑے بڑے اہم امور کا ذکر فرما دیا جو عنقریب ہونیوالے تھے پھر فرمایا کہ کوئی شخص بھی جو چاہے پوچھ لے قسم ہے اللہ تعالےٰ کی جو چیز بھی

مجھسے پوچھوگے میں تبلاؤں گا اور کئی دفعہ فرمایا کہ پوچھو
لوگ بہت روئے اُسوقت ایک آدمی کھڑا ہوا اُس نے پوچھا کہ میرے
داخل ہونے کی جگہ کہاں ہے۔ فرمایا تیری جگہ دوزخ میں ہے پھر
اُٹھا عبداللہ بن حذافہ اسنے پوچھا۔ یارسول اللہ میرا باپ کون
ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے
پھر فرمایا پوچھو اور پوچھو اخیر حدیث تک مختصراً۔

۳۔ حدیث شریف صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۹۰
سطر ۲۔ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فجر کی
نماز پڑھی ہمنے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پھر آپ
منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ پڑھا ہمارے سامنے یہاں تک
کہ ظہر کا وقت ہوگیا پھر منبر پر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھی
ظہر کی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور خطبہ فرمایا ہم سے یہانتک
کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز
پڑھی عصر کی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ فرمایا ہم سے
یہانتک کہ سورج چھپ گیا پس خبر دی ہم کو اُن تمام امور
کی جو پہلے ہو چکے تھے اور وہ جو آئندہ ہونے
والے تھے۔ پس جان لیا ہمنے اور یاد رکھا۔ (ختم ہوا ترجمہ
حدیث شریف کا۔)

پس ان تین احادیث صحیحہ سے جن میں آپ کچھ تاویل یا عذر نہیں
کر سکتے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام
علوم غیب جانتے تھے۔ یہ احادیث تفسیر یا شرح ہیں آیت شریف
ما هو علی الغیب بضنین کی کہ علم غیب کے بتلانے میں ہرگز ہرگز

کمی کرنے والے نہ تھے۔ آپ کی تفسیر بالرائے کا استیصال اور ملیامیٹ ہوگیا اور وہ قول آپ کا آپ پر صادق آگیا۔ جو آپ نے فرمایا تھا۔ وھو ھذا ''اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ قرآن شریف کو غور سے تو پڑھتے نہیں... کوئی آئت سُن پائی تو بر محل یا بے محل پڑھ دی جس سے نہ آگے کی خبر نہ پیچھے کی'' بلفظہ۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب وہی تھا جو قرآن میں یا احادیث صحیحہ میں آچکا ہے۔ اور بس۔

ہم کہتے ہیں کہ علم غیب کا حاصل ہونا قرآن شریف میں اور احادیث میں واقعی درج ہے لیکن تعجب ہے کہ ایک طرف آپ اس کا اقرار کرتے ہیں اور دوسری طرف تحریفاً اُس کا انکار کرتے ہیں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کسی قدر ہم دکھلا چکے ہیں جس کا آپ انکار کر رہے ہیں۔ یہاں اور احادیث بھی علاوہ سابقہ درج کیجاتی ہیں۔ ماننے والے کے لئے ایک آئت یا ایک حدیث ہی کافی ہے اور نہ ماننے والے کے لئے تمام قرآن شریف اور سب احادیث شریف بھی ناکافی ہیں۔ لیکن اور خدا کے بندے ایسے بھی ہیں کہ وہ صراط مستقیم سے روگردانی نہیں کر سکتے۔ کم سے کم اپنے بھائی مسلمان بعہ تقویت عمل کر سکتے ہیں لیجئے اور احادیث شریف کے مضامین سُنئے۔

۱- حدیث شریف صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۱۴۹- سطر ۲۵- مطبوعہ مصر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے میں ایک مقام پر تشریف فرما ہوئے اور ہمکو خبر دیدی تمام ابتداء دنیا سے لے کر قیامت تک کی یہاں تک کہ

بہشتیوں کی رہنے کی جگہوں اور دوزخیوں کی جگہ سے یاد رکھا اس بات کو جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ ختم ہوا ترجمہ۔

۲۔ حدیث شریف صحیح بخاری جلد چہارم صفحہ ۱۶۲ سطر ۱۴ مطبوعہ مصر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے ملک شام میں اور اے اللہ برکت دے ہمارے ملک یمن میں اور کہا (نجدیوں نے) کہ ہمارے ملک نجد کے واسطے بھی دُعا فرمائیے پھر دوبارہ حضور نے یہی دُعا فرمائی پھر کہا (نجد والوں نے) کہ ہمارے نجد کیواسطے دُعا فرمائیے پس راوی کا گمان ہے کہ تین دفعہ یہہ دُعا فرمائی۔ پھر نجد کے حق میں فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے پیدا ہونگے اور وہاں **شیطان کا سینگ نکلیگا**۔ یہ پیشگوئی بارہ سو سال کے بعد شیخ نجدی مسمّے عبدالوہاب کے پیدا ہونے سے پوری ہوئی۔ (دیکھو رد المحتار شامی کتاب البغات)

۳۔ حدیث شریف صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۹۰ سطر ۴۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے زمین کو میرے سامنے پیش کیا پس میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا جس جس ملک میں میری امت کے لوگ پہنچنے والے ہیں اور مجھے دو خزانے **سُرخ و سفید** دئے گئے۔ ترجمہ ختم ہوا۔

۴۔ حدیث شریف صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۹۰ سطر ۱۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ ہمارے میں رسولخدا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (خطبہ کے لئے) تشریف فرما ہوئے کوئی
چیز بیان کرنے سے نہ چھوڑی قیامت تک سب کچھ
جو ہونیوالا تھا بیان فرما دیا۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور
بھلا دیا جسنے بھلا دیا۔

۵۔ حدیث شریف اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ
جلد چہارم صفحہ ۲۹۶ سطر ۱۰۔ ایضاً۔

۶۔ حدیث ایضاً جلد چہارم صفحہ ۴۶۸۔ سطر ۲۳۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روائت ہے قال قام فینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم.... فاخبرنا عن بدا الخلق حتی دخل
الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم تا آخر روز قیامت کہ
در آیند بہشتیان بہ بہشت را و دوزخیان دوزخ را یعنے احوال
مبداء و معاد از اوّل تا آخر ہمہ را بیان کرد۔ بلفظہ۔
یعنے سب اشیاء کا حال بیان فرما دیا کوئی چیز باقی نہ رہی۔

۷۔ حدیث شریف اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۳۲۵
سطر ۴۔ ترجمہ حضرت عبد الرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے
ایک طویل حدیث میں روائت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرماتے ہیں کہ شب معراج کو مینے خدا عزوجل کو دیکھا۔ اللہ تعالےٰ نے
فرمایا کہ ملاء اعلےٰ کے فرشتے کس بات میں تنازع کر رہے ہیں مینے
عرض کی کہ اے پروردگار تو دانا تر ہے۔ پھر میرے مونڈھوں پر
اللہ تعالےٰ نے اپنا دستِ قدرت رکھا اس کی خنکی مینے اپنے سینہ
میں پائی اور فعلمت ما فی السمٰوات والارض میں دانستم
ہر چہ در آسمان بود و ہر چہ در زمین بود عبارت از

حصول تمامہ علوم جزوی وکلی واحاطہ آں الخ۔
اس میں بھی لفظ ما عام ہے جیسے کہ لِلّٰہِ ما فی السمٰوات والارض
ہیں اس میں تمام علوم غیب جزءًا وکلاً آگئے۔ کوئی باقی نہ رہا۔
۸۔ حدیث شریف اشعتہ اللمعات جلد اول صفحہ
۳۳۶۔ سطر ۱۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ بموجب حدیث شریف بالا کے اس میں خاص الفاظ یہ ہیں
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فتجلی لی کل شیئ
وعرفت۔ پس ظاہر شد و روشن شد مرا ہر چیز از علوم
و شناختم ہمہ را۔ بلفظہ۔ (کوئی چیز علوم غیب سے باہر نہیں رہی)
دیکھئے! احادیث شریف میں علم غیب کی بابت خود آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوٰے ہے کوئی چیز حضور کے علم سے باہر
نہیں بطور کلی غیب کا علم حاصل ہے۔ کوئی مسلمان بشرطیکہ اہل سنت
و جماعت ہو انکار نہیں کرسکتا۔ اسبارہ میں اور بہت احادیث شریفہ
ہیں مگر بوجہ طوالت مضمون کے اختصار کیا گیا ہے۔ یہ تمام احادیث
آیات قرآنی کی شرح ہیں اسی وجہ سے انکار نہیں ہوسکتا ہم کہتے
ہیں کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کسی مسلمان
یا کسی انسان کو بھی انکے علم غیب کا انکار نہ تھا انسان تو درکنار
حیوان اور درندے بھی جانتے اور مانتے تھے کہ حضور عالم الغیب
ہیں اور یہ علم غیب اللہ تعالٰے کا عطا کیا ہوا ہے جس کی شہادت
حدیث شریف مندرجہ ذیل دیتی ہے۔ (دیکھئے بھیڑیئے کی گواہی)
۹۔ حدیث شریف اشعتہ اللمعات جلد چہارم
صفحہ ۵۹۹۔ (فصل ثانی) یہ طویل حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ سے روائت ہے۔ جس کا ترجمہ یوں ہے کہ ایک بھیڑیا ایک بکریوں کے چرواہے کے پاس آیا اُسنے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ اور چرواہے نے اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ بکری کو بھیڑئیے سے چھوڑا لیا۔ پس بھیڑیا ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور بولا کہ مینے واقعی قصد کیا اپنی روزی کا اور اللہ تعالےٰ نے مجھے روزی دی۔ اور مینے اسکو لے لیا اور تونے وہ روزی مجھسے چھین لی چرواہے نے بھیڑئیے سے یہہ بات سُن کر نہایت تعجب سے کہا۔ کہ قسم خدا کی کہ نہیں دیکھا مینے آجتک کسی بھیڑئیے کو جو گفتگو کرتا ہو تب بھیڑئیے نے کہا کہ اس سے تعجب انگیز وہ بات ہے جو ایک شخص (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نخلستان مکہ ومدینہ میں رہتا ہے وہ خبر دیتا ہے جو کچھ گذر چکا ہے اور جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے۔ وہ چرواہا یہودی تھا پس آیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اس واقع کی خبر عرض کی اور مسلمان ہوگیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی۔ ختم ہوا ترجمہ۔

افسوس! حیوان اور درندے اور سنگریزے جانور گوہ وغیرہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کی بکلام فصیح گواہی دیں اور اسوقت کے نام کے مسلمان سختی اور اہانت سے انکار کریں اور مسلمانان معتقدین علم غیب کو کافر اور مشرک کہیں اور لکھیں الی اللہ مشتکی۔

تیسری دلیل

اہلحدیث۔ تیسری آئت یہہ ہے۔ ما کان اللہ لیطلعکم

علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یعنے
خدا تم لوگوں کو غیب پر مطلع نہیں کرتا مگر اپنے رسولوں میں سے
جس کو چاہتا ہے کرتا ہے۔" اس آئت کو شاہد اسلئے پیش کیا جاتا ہے
کہ اس میں استثناء کے طور پر رسولوں کو غیب پر مطلع کرنے کا ثبوت
ملتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولوں خاصکر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو غیب کا علم تھا۔ اے کاش ایسا کہنے سے پہلے یہ لوگ علم
معقول اور اصول کے قواعد کو ملحوظ رکھتے تو اس آئت کو اس مدعا
پر کبھی پیش نہ کرتے۔ بلفظہ۔

اہلسنت ۔ اللہ! اللہ!! معقولی اور اصولی صاحب کے نزدیک
یہ آئت شریف علم غیب سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتی نہ اس کے
شان نزول سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب ملنے
کی اجازت ملتی ہے اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسندیدہ
و برگزیدہ الٰہی مانتے ہیں اور نہ انکو علم غیب دیا جاسکتا ہے گویا
اس آئت کا یہ مطلب ہی نہیں۔ واقعی آپ کے معقول اور اصول
نے آپ کو یہی سمجھایا ہے۔ اسواسطے آئت کے معنے اور ترجمہ بھی غلط کیا
اور کوئی شہادت اپنے بیان کی تصدیق میں پیش نہیں کی۔

ہم کہتے ہیں کہ اس آیت شریف سے صریح علم غیب حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ثابت ہے اور تمام علماء اسلام سلف و خلف نے
کامل طور پر ثابت کیا ہے۔ پوری آئت شریف یہ ہے ما کان اللہ
لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من
الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی
من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسلہ ج وان تومنوا

وتتقوا فلکم اجر عظیم ۰ (ترجمہ شاہ رفیع الدین علیہ الرحمۃ) نہیں اللہ کہ چھوڑ دے ایمان والوں کو اوپر اس حالت کے ہو تم اوپر اوس کے یہاں تک کہ جدا کر دے ناپاک کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ کو کہ خبردار کرے اوپر غیب کے لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جسکو چاہے۔ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسولوں اسکے کے اور اگر ایمان لاؤ تم اور پرہیزگاری کرو پس واسطے تمہارے ہے ثواب بڑا۔

(ترجمہ شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ) اللہ وہ نہیں کہ چھوڑ دیگا مسلمانوں کو جس طرح پر تم ہو جب تک جدا نہ کرے ناپاک کو پاک سے اور اللہ یوں نہیں کہ تمکو خبر دے غیب کی۔ لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہے۔ سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم یقین پر رہو اور پرہیزگاری کرو تم کو بڑا ثواب ہے۔

پس ان دونو ترجموں مسلمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر رسولوں کو مطلع کرتا ہے اور رسولوں میں سے بھی اُس رسول کو جس کو پسند کرتا یا چھانٹ لیتا ہے سو اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب کے لئے بالخصوص برگزیدہ اور پسند کرکے چھانٹ لیا ہے اور یہ معجزہ علم غیب عطا فرما دیا ہے۔ مگر افسوس اڈیٹر اہلحدیث نے ترجمہ بھی غلط کیا اور مراد بھی اغلط لی اور لفظ یجتبی کا ترجمہ ہی نہیں کیا۔ جو (برگزیدہ۔ پسندیدہ۔ چھانٹ لیا ہے) تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا برگزیدہ اور پسندیدہ اور چھانٹ لیا جانا

علم غیب کے لئے معلوم نہ ہو۔ اور پھر اپنی اس دلیل پر کوئی شہادت بھی پیش نہیں کی۔ **لیجیئے** ہم اپنے دعوے پر اثبات کے لئے شہادتیں پیش کرتے ہیں بغور سُنیئے۔

۱۔ **تفسیر معالم التنزیل زیر آئت مذکورہ** ۔ جس کا ترجمہ اس طرح پر ہے۔ کہا سدی رحمۃ اللہ علیہ نے (جو کبار مفسرین میں سے ہیں) کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے روبرو پیش کی گئی میری امت اپنی اصلی صورتوں میں جو مٹی میں تھیں جیسے پیش کی گئی تھیں حضرت آدم کے روبروے تب **میں نے جان لیا ہر شخص کو جو مجھپر ایمان لائیگا اور جو ایمان نہ لاکر کافر رہیگا** پس یہ بات **منافقین کو پہنچی** ۔ تب اُنہوں نے ہنسی اور استہزا سے کہا۔ کہ **محمد** (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) دعوےٰ کرتا ہے کہ میں جانتا ہوں اُس شخص کو جو میرے پر ایمان لاتا ہے اور جو کافر رہتا ہے اگرچہ اب تک وہ پیدا بھی نہ ہوا ہو۔ حالانکہ ہم اس کے ساتھ رہتے ہیں وہ ہم کو بھی پہچان نہیں سکتا۔ اور نہ اب تک ہم کو اُسنے جانا ہے پس **منافقین** کی اس گفتگو کی خبر انحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **خدمت مبارک** میں پہونچی۔ پس انحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **فوراً منبر پر تشریف** فرما ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرکے فرمایا کہ وہ کون لوگ ہیں جو میرے علم (غیب) پر طعن کرتے ہیں **پوچھیں مجھسے جو کچھ چاہتے اُنہیں قیامت تک کے حالات اور میں اُن کو بتلاؤں گا** ۔ پس کھڑا ہوا عبداللہ بن حذافہ (بعض لوگ اس کے باپ میں شک کرتے تھے) اُسنے عرض کی یا

رسول اللہ! میرا باپ کون ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرا باپ خدافہ ہے۔ اُسیوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم راضی ہیں اللہ سے جو ہمارا رب ہے اور اسلام سے جو ہمارا دین ہے اور قرآن سے جو ہمارا امام ہے اور حضور سے جو ہمارے رسول ہیں۔پس معاف فرمائیے ہمیں۔ اللہ تعالےٰ آپکو معاف کرے گا۔تب فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تم نہیں پوچھتے اور بس کردی تم نے پوچھنے سے پھر حضور منبر پر سے نیچے تشریف لائے اُسیوقت یہ آئت شریف وما کان اللہ لیذر المومنین الآیہ نازل ہوئی اھ

۲۔تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد اول صفحہ ۱۴۲۔

سطر ۱۴۔ ما کان اللہ نہیں ہے اللہ اس بات پر کہ لیذر المومنین چھوڑدے مسلمانوں کو علیٰ ما انتم علیہ اوپر اُس چیز کے کہ تم اے منافقو اس چیز پر ہو یعنے تم جو مسلمانوں پر خفیہ طعن کرتے ہو اور ظاہر میں تم اُنپر ہنستے ہو بلکہ حق تعالےٰ اپنی حکمت سے تمہارا امتحان کرتا ہے حتّیٰ یمیز الخبیث یہاں تک کہ جدا کردے ناپاک کو جو نفاق میں آلودہ ہیں من الطیّب یعنے مومن مخلص سے اور یہ جدا کرنا یا تو جہاد کے سبب سے ہوتا ہے کہ مخالف لوگ خلاف کرکے اعداء دین سے لڑائی نہ کریں جیساکہ جنگ احد میں ہوا۔یا اُنکے دلوں میں جو باتیں بھری ہوئی ہیں وہ وحی سے سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوجائیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس سے آگاہ ہوجائیں

اور منافقوں کی باتوں میں سے ایک یہ بات تھی کہ جب حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کو حق تعالےٰ نے اُنکی ذریت دکھادی تھی اُسی طرح میری امت کی صورت اور شکل سب مجھے دکھا دی ہے اور مجھے الہام الٰہی سے معلوم ہوگیا ہے کہ اُنمیں کون شخص اسلام قبول کرے گا اور کون گمراہی میں پھنسا رہیگا۔ منافق یہہ بات کہتے تھے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) علانیہ یہہ دعوےٰ کرتے ہیں اور ہمارے دل متزلزل کے حال سے غافل ہیں اگر سچ کہتے ہیں تو کہدینا چاہیئے ایک ایک کا حال ہم سے بیان کردیں کہ کون شخص مخلص ہے اور کون منافق ہے۔ تب اگلی آئت نازل ہوئی وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء الآیہ۔ بلفظہ

۳۔ تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۱۶۴ سطر ۲۴

(جسکو آپ نے صرف پارہ اول تک بلا تفسیر دیو بند میں پڑھا ہے) مندرجہ بالا تفاسیر کے قریب قریب مطابق ہے۔ عبارت بوجہ طوالت درج نہیں کی گئی۔

دیکھیئے! یہہ ہے ہمارے دعوے پر شہادت۔ اس آئت شریف سے بھی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم الغیب ہونا سورج کی طرح صاف روشن ہے۔ مگر آپ ہیں کہ ناظرین اخبار کو اپنی تفسیر بالرائے سے مغالطہ میں ڈالکر صراط مستقیم سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے وہ بھی شنائی ہوں مگر یقین ہے کلہم ایسے نہیں سمجھدار بھی ہیں اور جو آپ نے معقولی اور اصولی ہونے

کا اظہار فرمایا ہے محض غلط نکلا۔کیونکہ حضرات مفسرین تفاسیر معالم التنزیل وبیضاوی وحسینی علیہم الرحمۃ۔آپ سے بدرجہا معقولی اور اصولی ہیں جنپر تمام مسلمانوں کو اعتماد ہے اور آپ کی تفسیر بالرائے کو کوئی مسلمان بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔جیسے پہلے آپ کی تفسیر کی نسبت حرمت کا فتوے ہو چکا ہے۔

اہلحدیث۔ علم اصول اور معقول دونوں کا مسلمہ ہے مستثنے مستثنےٰ منہ کے ساتھ بمنزلہ نقیض کے ہوتا ہے اور نقیض کا یہ حکم ہے کہ موجبہ کلیہ کی سالبہ جزئیہ اور سالبہ کلیہ کی موجبہ جزئیہ ہوتی ہے۔پس اس قانون کے مطابق پہلا حصہ آئت ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب دونو (مفعول بہ اور ظرف) کی طرف سے سالبہ کلیہ ہے۔ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء دونوں حیثیتوں سے موجبہ جزئیہ پس آپ کے مُدّعا کو ثابت نہ کر سکا۔ بلفظہ۔

اہلسنت۔ یہہ صحیح نہیں کیونکہ اس آئت شریف میں کوئی مستثنے اور مستثنےٰ منہ نہیں اس لئے کہ کوئی لفظ استثناء (الا۔ غیر۔ سوی۔ عدا۔ خلا۔ حاشا) نہیں آیا ہے اگر پہلے حصہ آئت میں سالبہ کلیہ ہے تو دوسرے حصّہ آئت شریف میں موجبہ کلیہ ہے اور اگر بقول آپ کے موجبہ جزئیہ بھی ہو تو تب بھی ہمارا مدعا ثابت ہے کہ تمام رسولوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے علم غیب کے لئے برگزیدہ کر لیا چُن لیا۔پسند کر لیا اور چھانٹ لیا ہے۔ فھو المراد۔

اہلحدیث۔تفصیل اس کی یہہ ہے کہ آئت موصوفہ کے پہلے حصہ کا

مطلب یہ ہے کہ خدا کسی شخص کو اپنے غیب کے کسی حصہ پر مطلع نہیں کرتا۔ یہ نفی عام ہے پھر فرمایا ہاں کسی رسول کو کسی وقت کسی غیب کی بات پر مطلع کر دیتا ہے۔ اس سے جو ثابت ہوا ہمیں اس سے انکار نہیں اور جو آپ کا مدعا ہے وہ ثابت نہیں۔ بلفظہ۔

اہلسنت۔ نہیں بلکہ تفصیل اس کی یوں ہے کہ آیت شریف کے پہلے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ خدا کسی شخص کافر یا منافق کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ یہ نفی عام نہیں بلکہ خاص ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ سوا نبیوں اور رسولوں کے مومنین محبین اولیاء اللہ کو بھی غیب پر مطلع فرماتا ہے جیسے کہ کتب معتبرات سے ثابت ہے اور اولیاء اللہ کی طرف سے غیب کی خبریں دینا بے شمار ہیں۔ اسواسطے اللہ تعالےٰ نے کافروں اور منافقوں کا ہی ذکر اس آیت شریف میں فرمایا ہے اور لفظ خبیث بھی آیت میں موجود ہے۔ پوری آیت پہ توجہ کیجئے جو اوپر لکھی جا چکی ہے۔

اہلحدیث۔ ہاں کسی رسول کو کسی وقت کسی غیب کی بات پر مطلع کیا جاتا ہے۔ بلفظہ۔

اہلسنت۔ فرمائیے یہ الفاظ جو آپ نے۔ کسی رسول کو کسی وقت کسی غیب کی بات پر مطلع کیا جاتا ہے اس آیت شریف کا ترجمہ کیا ہے یہ کن کن الفاظ آیت کا ترجمہ ہے۔ افسوس ترجمہ بھی خانہ زاد اور تفسیر بھی خانہ برباد آپ نے مغالطہ دہی کی غرض سے کیا ہے۔ جو کسی مسلمان کو بھی پسند نہیں۔ کوئی شائق مانے تو مانے پھر آپ فرماتے ہیں کہ "اس سے ہمیں انکار نہیں" یعنے ہم اقبال کرتے ہیں کہ غیب پر رسول کو مطلع کیا جاتا ہے مگر کبھی کبھی لیکن آگے چلکر آپ کلیتاً انکار کریں گے۔

چوتھی دلیل

اہلحدیث - چوتھی آئت یوں ہی جلدی میں لکھدی ہوگی ورنہ اُسے بھی اصل مطلب سے کوئی تعلق نہیں ذٰلك من انباء الغيب نوحيه اليك - "یہ غیب کی خبروں میں سے ہے ہم اسے تیری طرف بذریعہ وحی بھیجتے ہیں -" اس آئت سے کیا ثابت ہوا کہ غیب کی بعض خبریں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تھیں - هٰذا اعتقادنا الحمد لله - بلفظہ -

اہلسنت - آپ کے نزدیک کل آیات یوں ہی ہیں جن کو علم غیب سے کوئی تعلق نہیں پھر مان بھی لیتے ہیں کہ بعض غیب کی خبریں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائی گئی تھیں اور اُسپر ھذا اعتقادنا بھی لکھتے ہیں مگر دل سے نہیں جیسے آگے چلکر ظاہر ہوگا -

پانچویں دلیل

اہلحدیث - پانچویں آئت تو سب سے عجیب ہے اس میں حالت معراج کا ذکر ہے کہ خدا نے جو چاہا اپنے نبی کی طرف وحی کردیا - اس سے کیونکر ثابت ہوا کہ سارے غیب کی اطلاع حضور کو تھی سبحان اللہ - بلفظہ -

اہلسنت - اس آئت شریف نے واقعی آپکو حیرانی اور پریشانی میں ڈالدیا - لکھتے ہیں کہ "یہ آئت سب سے عجیب ہے - اسمیں حالتِ معراج کا ذکر ہے" ہم کہتے ہیں فی الواقع یہ آئت نہایت ہی عجیب ہے جس میں تمام علوم غیب عطا ہونے کا ذکر ہے اور فریق منکر کو تعجبانہ فکر ہے - لیجیے آپ کی حیرانی اور پریشانی اور

تعجب اور عجب دور کیجاتی ہے یا کیا جاتا ہے۔

چھٹی دلیل

اہلحدیث۔ اسی طرح چھٹی آیت بھی بعض کا غیب ہے جو ہمارے خلاف نہیں بلفظہ۔

اہلسنت۔ یہاں بھی آپ بعض غیب کو قبول کرتے ہیں۔ مگر آگے چلکر حافظہ سے جاتا رہیگا۔

۱۔ مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوت مولانا محقق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۴۲ ۔ سطر ۱۳ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) شب معراج میں) پھر پوچھا کچھ میرے پروردگار نے مجھسے پس میں جواب نہ دے سکا پس رکھا اپنے دست قدرت کے تئیں میرے دونوں شانوں کے درمیان بدون تکییف وتحدید کے ..... پس پایا یعنے اس کے برد کے تئیں یعنے دست قدرت کی خنکی کے تئیں اپنے سینہ کے درمیان اور عطا فرمایا مجھے پروردگار نے **علم الاولین اور آخرین** اور تعلیم کیا یعنے سکھایا طرح طرح کے **علم** کے تئیں۔ ایک علم ایسا تھا کہ عہد لیا مجھسے میرے پروردگار نے اس کے پوشیدہ رکھنے کا کہ کسی سے نہ کہوں اور کوئی اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا سوا میرے دوسرا ایک علم تھا کہ مختار گردانا اسکے اظہار اور کتمان کے درمیان۔ اور **ایک علم** ایسا تھا کہ امر کیا مجھے اللہ تعالےٰ نے اسکے پہنچانے پر طرف خاص اور عام کے میری امت کے۔ بلفظہ۔ (کوئی علم باقی نہ رہا۔)

۲۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد چہارم صفحہ ۵۵۔

سطر ۱۵- حدیث شریف ثابت البنانی رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واوحی الی ما اوحی وحی کرد حق سبحانہ بسوئے من آنچہ وحی کرد آنرا جز خدا و رسول وے (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیچ کس نداند- بلفظہ-

۳- اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد چہارم صفحہ ۵۶۱-

سطر ۸- حدیث شریف حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے..... وبحقیقت آنچہ دادہ شد بوے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در آں شب (شب معراج) از ذاہب علمی و عملی و انوار و اسرار و فیوض و برکات بیرون از حد حصر و احصا است- بلفظہ-

۴- تفسیر نیشاپوری زیر آئت شریف فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحی والظاہر انہا اسرار وحقائق و معارف لا یعلمہا الا اللہ ورسولہ- یعنے پس (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) وحی کی ہم نے اپنے بندے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیطرف جو کچھ وحی کی (یعنے سب کچھ بتلا دیا) مفسر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس سے ظاہر ہے کہ وہ تمام اسرار علوم غیب اور بھید اور تمام معارف اور اشیاء کی ماہیتیں اور شناختیں جنکو اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سواء کوئی نہیں جانتا مراد ہیں-

۵- تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۱۹۲- وعلمک اور تعلیم کر دیا تجھے مالم تکن تعلم جو نہ تھا آپ سے جان لیتا چھپی ہوئی باتیں اور دلوں کے بھید اور بہت علماء نے کہا ہے کہ وہ علم ہے ربوبیت حق اور اُس کے جلال کا اور پہچاننا عبودیت نفس کا اور اس کے حال کا- اور بحر الحقایق میں لکھا ہے کہ جو کچھ ہو چکا یہہ

اس کا علم ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا جیسا کہ معراج کی حدیثوں میں وارد ہے کہ
میں عرش کے نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں ڈال دیا گیا پس جان
لیا میں نے جو کچھ ہو گیا ہے (یا ہو چکا ہے) اور جو ہونیوالا ہے بلفظہ
۴۔ حدیث شریف جو دلیل نمبر ۲ میں نمبر ۶ پر درج ہو چکی ہے اس۔ کہ
فعلمت مافی السمٰوات والارض یعنے میں نے جان لیا وہ سب کچھ
جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ (لفظ ما عمومیت کا درج ہے)
۷۔ مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوت جلد اول۔
صفحہ ۳۴۶۔ سطر ۵۔ اور فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔
یعنے وحی کیا پروردگار نے طرف اپنے بندہ کے جو کچھ وحی کیا بطریق
ابہام یعنے وحی کیا سو کیا خدا جانتا ہے اور اس کا رسول دوسرا
کیا پا سکتا ہے۔ تمام علوم اور معارف اور حقائق اور
بشارات اور اشارات اور اخبار اور آثار
اور کرامات اور کمالات اس ابہام کے احاطے میں
داخل ہیں اور تمام کو یہ شامل ہے۔ اور کثرت اور
عظمت سے اس کے ہے جو مبہم لایا اور بیان نہ کیا ان اشارات
کے تئیں اوپر اس بات کے کہ سوا علام الغیوب کے اور رسول محبوب
کے کوئی اسپر احاطہ کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ بلفظہ۔

دیکھئے۔ یہ ہے اس آیت شریف کا مطلب جس پر آپ اظہار
تعجب کر رہے ہیں اور علم غیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا زور سے کلیتاً انکار کر رہے ہیں۔ وہی بات آپ پر صادق
آرہی ہے کہ "نہ آگے کی خبر نہ پیچھے کی خبر" ہمارا تمام اہل سنت

و جماعت کا اعتقاد اور ایمان ہے کہ انہیں آیات کے حکم اور نزول سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب علمک مالم تکن تعلم۔ اور فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے سب تعلیم فرما دیا۔ اور لفظ ما عمومیت سے اسکا مفہوم سمجھا دیا اور احادیث کثیرہ نے ان کی شرح اور تفسیر پورے طور پر کر دی کہ ایک ذرہ بھر بھی علم غیب سے باقی نہ رہا جو کچھ لوح محفوظ میں ہے وہ ایک شمہ انکے علموں میں سے ہے۔ جس کی تصدیق حضرت شرف الدین محمد بوصیری علیہ الرحمۃ کبار اولیاء کرام سے بھی اپنے قصیدہ بردہ میں کرکے یوں فرماتے ہیں۔

فان من جودک الدنیا وضرتہا ٭ ومن علومک علم اللوح والقلم

یعنے پس دنیا و آخرت آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بحر عطا سے ایک قطرہ کے برابر ہے اور لوح اور قلم کا علم آپ کے علموں میں سے ایک شمہ ہے۔

اگرچہ اس میں کثرت سے دلائل اور شہادتیں ہیں بخوف اطناب چھوڑ دی جاتی ہیں صراط مستقیم کی طرف آنے والے کے لئے یہہ کافی سے زیادہ ہیں اور اس طرف رخ نہ کرنے والے کے لئے قرآن شریف بھی ناکافی ہے۔ خدا سب کو ہدایت دے آمین

اہلحدیث۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ مسئلہ غیب کی نسبت علماء حنفیہ سلف کا کیا قول ہے امام ابو حنیفہ صاحب کی کتاب فقہ اکبر کی شرح ملا علی قاری حنفی نے لکھی ہے اس میں فرماتے ہیں۔ اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالے۔

احیانا۔ وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم
الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض
الغیب الا اللہ کذا فی المسامرۃ صفحہ ۱۸۵۔ جان رکھو کہ انبیاء غیب
نہ جانتے تھے سوا اتنے کے کہ جتنا اللہ نے انکو کبھی کبھی بتایا تھا
علمار حنفیہ نے صاف لکھا ہے کہ جو کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ پیغمبر
علیہ السلام غیب جانتے تھے وہ کافر ہے کیونکہ قرآن کے صریح مخالف ہے۔ بلفظہ۔
ناظرین اس اقتباس کو دیکھکر مضمون نگار کا فتوے نفاق اور کفر
ملاحظہ کیجئے کہ کس کے حق میں لکھا ہے علمار حنفیہ تو قائلین غیب کو کافر
کہیں اور اراکین انجمن نعمانیہ منکرین پر کفر تھوپیں۔ بلفظہ۔

اہلسنت۔ اول آپ اپنا ادب بحق حضرت سراج الامۃ امام الائمہ
امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ملاحظہ فرمائیے۔ کہ اونکو صرف
"امام ابوحنیفہ صاحب" کے لفظ سے تحریر کیا ہے۔ کوئی تعظیمی کلمہ
بموجب آداب مسلمہ ومقررہ سلف وخلف اونکے نام کے ساتھ ضم
نہیں کیا۔ صرف "صاحب" ان کے نام کنیت کے آگے لکھ دیا ہے۔
جسطرح عیسائی یا آریہ ہندو وغیرہ غیر مسلم لوگ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ لکھدیا کرتے ہیں۔ کیونکہ انکے دل میں
کوئی عظمت نہیں ہوتی ایک معمولی طور پر لفظ "صاحب" لکھدیا
کرتے ہیں۔ خیر ایں ہم غنیمت جب کہ آپ کے بھائی مدراسی وبنارسی
سخت گالیاں دیا کرتے ہیں اور رسالوں میں لکھا کرتے ہیں جس قدر
منکرین کو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے عداوت ہے
شاید کسی یہودی کو بھی نہ ہوگی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب انکے
نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ بڑے بھائی کے

برابر ہے تو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اُن کے نزدیک کس شمار و قطار میں ہوں گے۔ جیسے عام طور پر آپ اپنے احباب مسلم و غیر مسلم ادنےٰ درجہ کو صاحب کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں وہی طریق آپ نے یہاں اختیار کیا ہے ؎

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

دوم مشکر ہے کہ آپ ایک شہادت مشکوک اور الحاقی شرح فقہ اکبر سے لائے ہیں جو آپ کو مفید نہیں کیونکہ اس میں یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام خود بخود بلا عطاے الٰہی علم غیب نہیں جانتے۔ مگر اللہ تعالےٰ اونکو علم غیب سکھلا دیتا ہے۔ جو ہمارے لئے مفید ہے کیونکہ یہہ ہمارا ایمان کہ بلا واسطے یا بلا عنایت و عطاء خدا تعالےٰ کے کوئی بھی خود بخود خدا کی طرح علم غیب نہیں جانتا۔ لیکن اس عبارت میں جو الحاق ہوا ہے وہ اس طرح پر ہے۔

شرح فقہ اکبر جو مطبع مجتبائی دہلی میں پُرانی طبع شدہ ہے اس کی عبارت اس طرح پر ہے۔

ان الانبیاء علیھم السّلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالٰی۔ یعنے انبیاء علیہم السلام علم غیب نہیں جانتے مگر جو کچھ اللہ تعالےٰ اُن کو تعلیم کرتا ہے علم غیب۔ اور یہی آیات قرآنی کا مطلب ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ خود بخود علم غیب نہیں جانتے

اور جو عبارت آپ نے لکھی ہے اس میں لفظِ احیاناً (کبھی کبھی)

زیادہ اور الحاقی ہے اور یہ یار لوگوں کے ہتھکنڈے ہیں جو مطبع محمدی والے کاتب اور مصحح کی کارروائی یا بحکم مالک مطبع یہ بات عمل میں آئی ہے۔ لیکن مطبع مجتبائی والے صاحب نے صحیح عبارت کو درج فرمایا۔ یہ خدا کی حکمت کہ چور نقب زن وغیرہ تفتیش میں ایسی ایسی ہی غلطیوں سے گرفتار ہو کر سزا پاتے ہیں۔ اُسکے دلائل یہ ہیں۔

پہلی مشکوک دلیل اس عبارت میں لفظ احیاناً کا درج کیا جانا ہے جو وہابیت کا پتہ ہے۔

دوسری دلیل۔ آپ کی عبارت درج کردہ مطبع محمدی میں ہے جس میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیروؤں کا دخل ہے جو نام سے ظاہر ہے۔

تیسری دلیل مطبع مجتبائی دہلی کی عبارت ان الانبیاء علیہم السلام کا کلمۂ تعظیمی اُس میں سے نکال دیا گیا۔ یہ بھی وہابیہ کی تعلیم اور اعتقاد کا موجب ہے۔

چوتھی دلیل۔ آپ نے بھی اس عبارت و دیگر جگہ "انبیاء" علیہم السلام کے آگے علیہم السلام کا کلمۂ تعظیمی نہیں لکھا۔ اور یہ آپ لوگوں کی عادت مستمرہ ہے۔ جو وہابیت پر دال ہے۔

پانچویں دلیل۔ اسی کتاب شرح فقہ اکبر میں اسی آپ کی عبارت کے تین سطر اوپر یہ عبارت صاف لکھی ہے۔ وبالجملۃ فالعلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ ولا سبیل الیہ للعباد الا باعلام منہ والہام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ بلفظہ۔ یعنے علم غیب اللہ تعالےٰ کو ہے کسی بندہ کو اس طرف گذر نہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی تعلیم سے اور الہام سے بطریق معجزہ

یا کرامت کے (اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے)۔ دیکھئے اس میں کوئی لفظ احیاناً کا درج نہیں جو اُس بزرگ نے فرزد کو اوپر درج درج کرنا بھول گیا۔ اسپر تعجب اور افسوس ہے کہ آپ نے اِس عبارت کو نہ دیکھا اور نہ غور کیا اسلئے کہ آپ کے مخالف تھی۔

پس اس دلیل سے اچھی طرح ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اور اولیاء کرام کو علم غیب یا علام خداوند تعالیٰ ذوالجلال والاکرام حاصل ہے۔ اور ان پانچ دلائل سے بھی ثابت ہوگیا کہ لفظ احیاناً کو کسی وہابی بزرگ نے اس عبارت میں داخل کرکے الحاق یا تحریف کی ہے۔ اور اپنا فرض منصبی پورا کیا ہے۔ مگر کو توال کے سلئے اس کی کیا حقیقت۔ اب رہا علماء احناف کا فتویٰ تکفیر وہ صحیح ہے، وہ اُن لوگوں کی نسبت ہے جن کا یہ اعتقاد ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب حقیقی بلاواسطہ یا ذریعہ اور بلا تعلیم اللہ تعالیٰ کے ہے۔ سو ہمارا اہل سنت وجماعت کا یہ اعتقاد ہرگز ہرگز نہیں بلکہ وہی اعتقاد ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے اور جو مضمون میں درج کیا جا چکا ہے۔ اور جو معارضہ آیت شریف کا بیان کیا گیا ہے وہ اسی صورت میں ہے جس کا ذکر آیت شریف قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ میں ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے کہ خود بخود کوئی علم غیب خدا کی طرح نہیں جانتا۔ یا جہاں کہیں قرآن شریف میں نفی علم غیب کا حکم ہے اس سے یہی مراد ہے یا بطریق تواضع اور ادب اظہار عبودیت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے، جس کی تطبیق کی تصدیق یوں ہے۔

۱۔ تفسیر خازن جلد دوم صفحہ ۱۷۱ کا ترجمہ یوں ہے
یعنے اگر تو کہے کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غیب کی خبریں دی ہیں جو بہت سی صحیح حدیثوں
میں آئی ہیں یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے معجزات عظیمہ میں سے ہیں پھر کیونکر تطبیق ہوسکتی
ہے ان میں اور قول اللہ تعالےٰ ولو کنت اعلم الغیب الآیۃ
میں۔ میں کہتا ہوں اس میں احتمال ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا فرمانا بسبیل تواضع اور ادب کے ہو اور معنے اس
آیت کے یہ کہ اطلاع کر دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ مجھکو اسکی
قدرت دیدیتا ہے اور یہ بھی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ایسا فرمانا قبل اس ارشاد کے ہو کہ جب اللہ تعالےٰ
مجھے خبر دیتا ہے تب میں خبر دیتا ہوں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ
نے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من
ارتضیٰ من رسول الآیۃ۔ ختم ہوا ترجمہ

۲۔ تفسیر جمل بر حاشیہ جلالین زیر آیت عالم الغیب
فلا یظہر الآیۃ ترجمہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جو کسی جگہ علم غیب کی نفی اپنے نفس شریف سے فرمائی
ہے تو یہ حق تعالےٰ سے تواضع سے اپنی عبودیت کا اقرار
ہے اور معنے آیت کے یہ ہیں کہ میں خود بخود غیب نہیں جانتا مگر
حق تعالےٰ مجھے غیب پر مطلع کر دیتا ہے۔
پس ان شہادتوں سے معارضہ آیت شریف کا رفع ہوگیا۔
اور علم غیب ثابت۔

حضرات ناظرین واضح رائے ہو کہ ہم خود کسی متنفس مسلمان کو کافر کہنے کے مجاز نہیں اور نہ ہماری یہ عادت ہے کہ ذرہ ذرہ بات پر فریق منکر کی طرح مسلمانان کو کافر قرار دیں حاشا للہ تا وقتیکہ کوئی شخص ضروریات دین سے منکر نہو یا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کرے۔ اور نہ ہم ایسے مفتی ہیں اور نہ کوئی مفتی اس زمانہ میں ہے اور نہ کوئی مفتی ہونے کا دعوے کرسکتا۔ ہاں ناقل اقوال سلف وخلف کے علماء کے ہیں۔ اگر اُن کے اقوال کے مطابق ہے تو صحیح ورنہ غلط ہمارا اور انجمن نعمانیہ اور تمام اراکین انجمن کا یہی مذہب ہے اپنی طرف سے کوئی تفسیر نہیں اور نہ اپنا اجتہاد ہے۔ ہاں منکرین ہم تمام مسلمانان عرب وعجم کو کفر اور شرک کا فتوے بڑے زور اور تعلی سے دے رہے ہیں اور کتابوں اور رسالوں اخباروں میں لکھ رہے ہیں اس کی ابتدا منکرین کی طرف سے ہے ہماری طرف سے نہیں۔ جیسے آپ صاحبان کو واضح ہو جائیگا۔

اہلحدیث۔ آگے چلیئے مضمون نگار لکھتے ہیں (ہمارا مضمون نقل کیا ہے) وہ (وہابی) یہاں تک غلو کرتے ہیں کہ خدا کا علم غیب دیا ہوا بھی کسی کو ماننا شرک ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بات کا بھی غیب دان جاننا شرک ہے۔

(اسپر حاشیہ ہے) لہ بالکل غلط۔ بہتان۔ افتراء۔

(اہلحدیث) بلفظہ۔

اہل سنت۔ ہمارے لکھے کو آپ نے بالکل۔ غلط۔ بہتان۔ افتراء تحریر فرمایا ہے مطلب یہ کہ خدا کا علم غیب کسی کو دیا ہوا

ماننا بھی شرک ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بات کا غیب دان جاننا بھی شرک ہے۔ یہ سب غلط بہتان افترا ہے۔ ہمارا مذہب نہیں ہے۔ حالانکہ اسی مضمون سے یہ امر ثابت ہے لیکن یاد رہے کہ ہم نے یہہ اعتقاد وہابیہ مولوی اسمعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان سے نقل کیا ہے جو امام المنکرین ہے۔ اسکا انکار کرنا یا تو ناواقفیت وجہلی کا موجب ہے یا عمدا اغماض ہے اور یہ انکی عادت بھی ہے کہ جب ایسا دیکھا جھٹ انکار کردیا دیکھیئے ہم اصل عبارات تقویۃ الایمان کی لکھدیتے ہیں تاکہ ناظرین مطالعہ فرمالیں۔

(الف) اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا اس عقیدے آدمی مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیا سے رکھے خواہ پیرو شہید سے خواہ امام اور امام زادے سے خواہ بھوت اور پری سے پھر خواہ یہ سمجھے کہ یہہ بات انکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہے۔ غرض اس عقیدے سے ہرطرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ بلفظہ تقویۃ الایمان صفحہ ۹ – ۱۰۔

(ب) کسی انبیاء اولیا امام وشہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ انکی تعریف میں ایسی بات کہے۔ بلفظہ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۶۔

(ج) جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم یا کوئی امام یا کوئی بزرگ غیب کی بات جانتے تھے سو وہ جھوٹا ہے

بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ بلفظہ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۷۔

کیوں حضرات! آپ نے اصل عبارات کو دیکھا اب ہماری عبارات سے ملا کر دیکھ لیجئے مگر ہم کو بہتانی اور مفتری بنانا آپ کے ادنے کاموں میں سے ہے جزاک اللہ۔

اہلحدیث۔ علم حقیقی تو مضمون نگار بھی خاصہ خداوندی مانتا ہے۔ رہا اضافی (یہ خاص اصطلاح ہے) جسکو تعلیمی کہئے یا وہبی اس میں نزاع ہے کہ سارا تھا یا کچھ۔ اس کے متعلق قرآن شریف کا صاف فیصلہ ہے جس میں کسی ہیچ پیچ کی ضرورت نہیں نہ کسی انسان یا امتی کے قول کی حاجت ہے پس قرآن شریف کا فیصلہ سنئے۔ ارشاد ہے۔ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک (پارہ ۷ سع ۱۱) اے نبی تو کہدے میں تمکو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اس آیت میں لا اعلم فعل کا صیغہ لانے میں اس اضافی علم کی نفی ہے کیونکہ اس کا ترجمہ صاف یہی ہے کہ وہ میں غیب نہیں جانتا۔ یہ نہ جاننا غیب کا دونوں صورتوں کو شامل ہے حقیقی علم غیب اور اضافی کو کیونکہ لا اعلم میں دونوں کی نفی ہے علم غیب جاننے کی نفی ہے جو ثابت ہوتا ہے وہی ہمارا اعتقاد ہے اور انجمن نعمانیہ ہند لاہور کے اراکین اس کو کفر کہیں یا نفاق یہ اُن کا اختیار ہے بلفظہ۔ (تمام شد)

اہلسنت۔ دیکھئے آپ نے اخیر پر اگر دونوں علموں کا انکار کر دیا

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم اضافی تعلیمی۔ وہبی کچھ بھی نہ تھا۔ حالانکہ آپ پہلے اس سے کئی جگہ علم اضافی اور تعلیمی کا اقرار کرکے اپنا اعتقاد بتلا چکے ہیں جہاں ہمنے کہدیا تھا کہ آخر پر آپ اس سے بھی انکار کریں گے۔ اتنے جلدی حافظہ سے وہ سب کچھ نکل گیا جو پہلے قبول کر چکے ہیں حافظ ہو تو ایسا ہی ہونا چاہیئے جو مفسر اور مجتہد کے لئے لازم ہے لیجئے ہم آپ کا حافظہ تازہ کرتے ہیں۔ دیکھئے اور غور سے دیکھئے۔ **وھو ھذا۔**

(**الف**) ہاں کسی وقت کسی رسول کو کسی غیب کی بات پر مطلع کیا جاتا ہے صفحہ ۳۔ کالم ۲۔

(**ب**) غیب کی بعض خبریں رسول اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تھیں۔ **ھذا اعتقادنا** صفحہ ۳ کالم ۳۔

(ج) اسی طرح چھٹی آئت بھی بعض کہ غیب ہے جو ہمارے خلاف نہیں صفحہ ۳ کالم ۳۔

اب خاتمہ پر آکر آپنے بالکل انکار کر دیا کہ کسی قسم کا بھی علم غیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں تھا اور یہی ہمارا اعتقاد ہے۔ فرمائیے آپکے کس اعتقاد پر اعتبار کیا جائے۔ گویا کسی پر نہیں چونکہ آپ کے اعتقاد میں انکار تھا اس لئے اقرار کرکے بھی آخر کو انکار کر دیا۔ اور بڑے زور سے اس آئت شریف کو بھی جو پارہ ۱۷۔ رکوع ۱۱ میں ہے پیش کر دیا اور ساتھ ہی یہ لکھدیا کہ وہ قرآن شریف کا صاف فیصلہ ہے جسمیں کسی ہیچ و پیچ کی ضرورت نہیں نہ کسی انسان یا امتی کے قول کی حاجت ہے"

یہ فرمانا آپ کا کہ کسی انسان (رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یا اُمتی (کسی مفسر سلف و خلف و ائمہ مجتہدین) کے قول کی حاجت نہیں - یہ آپ لکھ چکے ہیں - کہ لفظ انسان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم داخل ہیں - اس سے آپ کو احادیث شریف رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انکار ہے - کیونکہ احادیث کثرت سے علم غیب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وارد ہیں جو کسی قدر درج ہو چکی ہیں - علماء نے آپ کی نسبت سچ فرمایا ہے کہ "حدیث نبوی کا یہ شخص درپردہ منکر ہے" خیر - اس آئت شریف پر بھی آپ نے حسب عادت کوئی شہادت پیش نہیں کی - لیجئے ہم بتاتے ہیں کہ یہ آئت شریف بھی آپ کے مخالف ہے اور ہمارے مطابق دیکھئے ہماری شہادت یا شہادتیں مفسرین متقدمین و متاخرین کی کلام سے -

۱- تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۷۴ سطر ۲ - مصری زیر آئت شریف قل لا اقول لکم عندی - خزائن اللہ الآئہ - ترجمہ عبارت - یعنے اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم دیا - کہ آپ کہدیں کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں اللہ تعالے کے اور میں غیب نہیں جانتا - تحقیق اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مراد تواضع اور کسر نفسی اور خضوع کی ہے اور اپنی عبودیت کا اعتراف کرنا ہے تاکہ مسلمان لوگ قوم نصاریٰ کی طرح ایسا اعتقاد نہ کریں جیسا انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں کیا - (کہ خدا بنا دیا) ختم ہوا ترجمہ عبارت عربی کا -

۲- تفسیر خازن جلد دوم صفحہ ۱۶ - اسی آئت شریف کی تفسیر میں ہے قل لا اقول الآئہ وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء تواضعاً للہ تعالے واعترافاً بالعبودیتہ وان

لا تقترحوا علیہ الآیات۔ بلفظہ۔ یعنے اس آئت میں علم غیب کی نفی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نفس شریفہ سے تواضعًا اللہ تعالےٰ کے واسطے ہے جو عبودیت کے اعتراف سے ہے ورنہ دوسری آیات علم غیب پر نہ آتیں۔

۳۔ تفسیر روح البیان زیر آئت ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الآئہ۔ ترجمہ تفسیر یہ ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کو فرمایا کہ کافروں سے اُنکی عقل کے مطابق باتیں کریں اور کہیں خود بخود علم غیب نہیں جانتا کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے اعلام سے ماضی اور مستقبل کی خبریں دیتے تھے۔ اور شب معراج کے واقعہ میں آپ نے واضح فرمایا کہ میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکا جس سے میں نے معلوم کر لیا جو ہوا اور جو ہوتا ہے اور جو ہو گا پس جو کوئی کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تھے وہ راستے سے بھولا ہوا ہے۔ ختم ہوا ترجمہ

اگرچہ اور بھی بہت شہادتیں ہیں مگر یہ تین ہی شہادتیں کافی ہیں جو نہایت قوی اور معتبر ہیں جن سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب کلیتًہ عطا فرمایا گیا ہے۔ اور آئت شریف میں خزائن کے دیئے جانے کی نفی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے ورنہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود نہ فرماتے کہ مجھکو "دو خزانے سفید و سرخ دیئے گئے" اس حدیث شریف کو ہم دوسری دلیل میں لکھ چکے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ بعض اوقات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی کسر نفسی اور تواضع و اظہار عبودیت کیوجہ سے بحکم خداوند تعالےٰ فرمایا کرتے تھے - جیسے اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ الآیۃ کہ آپ کہدیں کہ میں ایک بشر تمہاری مثل ہوں - مگر کیا وہ کس بشر کی مثل تھے - کوئی بشر آپکی مثل دنیا میں ہوا ہے یا ہوگا ہرگز نہیں خود حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایکم مثلی - لست کاحد کم منکم اور انی لست مثلکم - یعنے کون شخص میری مثل ہے یعنے کوئی نہیں - اور میں تمہاری مانند نہیں ہوں - اور واقعی میں تمہاری مثل نہیں ہوں - (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ہاں آپ اور آپ کے بھائی برخلاف قرآن شریف واحادیث کے بڑے زور سے لکھتے ہیں کہ وہ جملہ بنی آدم کے برابر ہیں بلکہ ہر انسان (خواہ کوئی کافر و مشرک - چوہڑہ - چمار ہی ہو) کے برابر ہیں اس بیباکی اور توہین کی کوئی حد ہے اعوذ باللہ من ھذا الخرافات والخز عبیلات -

اب ہم دو تفاسیر معتبرات کو پیش کرتے ہیں جو اسی ضمن سے تعلق رکھتی ہیں اور جو پہلے ہمارے مضمون میں درج ہیں جس کی طرف آپ نے بالکل رُخ نہیں کیا - وھو ھذا

اول - تفسیر امام ابن جریر علیہ الرحمۃ جلد دہم - صفحہ ۱۰۵ - مطبوعہ مصر -

دوم - تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ جلد سوم صفحہ ۲۵۴ - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - ولئن سئلتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وایٰتہ ورسولہ کنتم تستھزءون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ٥

(سورۂ توبہ مدینہ) یعنے (اے رسول) اگر آپ ان (منافقین) سے پوچھوگے تو وہ بیشک ضرور کہینگے ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل کرتے جاتے تھے (اے رسول) آپ انکو کہدیجئے کہ کیا تم اللہ تعالے اور اس کی آیتوں معجزوں اور اُس کے رسول سے استہزاء ٹھٹھا کرتے جاتے تھے - پس بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے - اس آیت شریف کی تفسیر میں ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن منذر - ابن ابی حاتم - ابو الفتح - امام مجاہد تلمیذ خاص حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ امام المفسرین فرماتے ہیں - انہ قال فی قولہ تعالے ولئن سئلتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب - قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا ومایدریہ بالغیب - (یعنے کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی فلان شخص کی فلان جنگل میں فلان جگہ پر ہے) اسپر ایک منافق بولا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) بتلاتے ہیں کہ اونٹنی فلان فلان جنگل میں ہے وہ غیب کی بات کو کیا جانیں اسپر یہ آیت شریف نازل ہوئی - یعنے اگر منافقین سے اُنکے استہزاء اور ٹھٹھا کرنے کی وجہ اُنسے پوچھوگے تو یوں باتیں بنائینگے - انسے کہیے کہ کیا تم اللہ تعالے اور اس کے معجزات اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے مت بناؤ (اے منافقو) تم واقعی ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے - یہ اسلیے کہ منافقین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت استہزاء کرکے یہ کہا تھا کہ وہ علم غیب غیب

کی بات کیا جانیں اسلئے اللہ تعالےٰ کے حکم سے وہ مسلمان کہلاکر کافر صریح ہوگئے۔ یہی حال اسوقت کے منافقین کا بعینہ ہے اور یہی استہزاء اور یہی انکار بصورت لطیفہ (استہزاء) کیا جاتا ہے۔

ناظرین! ہمارا اس میں کوئی دخل نہیں حضرات مفسرین متقدمین نے منافقین سابقین اولین اور آخرین کا نقشہ کھینچ کر دکھلا دیا ہے جو منکرین علم غیب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہم لوگ **انجمن نعمانیہ ہند کے ارا کین** یا بصورت وحیثیت **اہل سنت** وجماعت ہونے کے عین مطابق آیات واحادیث واجماع امت کے **علم غیب کے مثبت ہیں جسپر ہمکو ہمارے منکرین کافر اور مشرک** کا فتوے لگا رہے ہیں فرماتے ہیں۔

(الف) اس انجمن کے عقاید بالکل وہی ہیں جو بریلوی گروہ کے ہیں یا یوں سمجھئے کہ وہ عقائد اتنے پرانے ہیں کہ قرآن شریف کے نزول سے بھی پہلے کے ہیں بلکہ قرآن شریف اونہی کی اصلاح کےلئے نازل ہوا تھا۔ بلفظہ صفحہ اول کالم ا۔

(ب) سنت جماعت کا لفظ بھی کیسا جامع پردہ پوش ہے کہ ہر قسم کے غلط سے غلط کفر و شرک کے مجموعات کے عقائد رکھنے والے بلکہ بعض اندر سے کچھ باہر سے کچھ بھی اس پردہ میں اپنا عیب چھپا لیتے ہیں بلفظہ

دیکھئے! کیسی دلیری اور جرأت سے ہم تمام اہل سنت وجماعت ماضی وحال کو کافر اور مشرک لکھ رہے ہیں گویا ہم وہ ہیں جنکے عقائد نزول قرآن شریف سے پیشتر کے تھے۔ ہم وہ ہیں جو ہماری اصلاح کے لئے قرآن شریف کا نزول ہوا۔ ہم کفر اور شرک کے مجموعات ہیں۔ ہم اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ ہیں یعنے منافق ہیں۔ ہاں واقعی یہہ خاکہ ہو بہو

اپنا کھینچ کر دکھلا دیا اور ضرب المثل کل اناء یترشح بما فیہ کو ثابت کر دیا یاد رہے کہ یہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ قرآن شریف و احادیث شریف و تفاسیر معتبرات سے درج کیا ہے جسنے علم غیب کو اظہر من الشمس کر دیا ہے اور ہر ایک اعتراض اور آپ کی تفسیر بالرائے کے جوابات کافی سے زیادہ دئے گئے ہیں۔ چونکہ آپ کی طرف سے کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی اس لئے وہ ماننے کے قابل نہیں بلکہ وہ خداوند کریم کے نزدیک سب بناوٹ اور کذب ہے جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ھم الکذبون یعنے جب کوئی ثبوت یا شہادت نہ لائیں تو وہ جھوٹے ہیں۔ چونکہ آپ کی تحریر اور قرآنی تفسیر تفسیر بالرائے من فسر القرآن برائہ فقد کفر کیوجہ سے ناقابل پذیرائی ہے اور یہی موجب ہے کہ آپ کی تفسیر القرآن جو آپ نے بڑی محنت سے مجتہدانہ طرز پر بنائی تھی ناکامی میں رہی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث کی تفسیر کی تصویر قطمیر

مولوی صاحب نے ایک تفسیر ثنائی ایسی بنائی کہ وہ کسی مسلمان کے پسند نہ آئی بلکہ خود انکے بھائیوں اور استاد و شیخ اسپر ایسی ہل چل مچائی کہ آپ کی نوبت کفر تک پہنچائی حضرات علماء غزنویہ نے اسکو ملاحظہ کیا سیکڑوں مسائل کفریہ نکالے اور کتاب اربعین مرتب کی اور بانوے علماء کرام کی تقاریظ سے مزین ہو کر ۱۳۲۳ھ میں جلوہ فرما ہوئی اسکی پیشانی پر عبارت ذیل لکھی گئی۔ اربعین فی ان ثناء اللہ لیس علی مذہب المحدثین بل ھو من المحدثین الجھمیۃ والمعتزلۃ والقدریۃ المحرفین۔

اس کتاب پر نوے یا بانوے علما کرام کی تقاریظ قابل ملاحظہ ہیں
ان میں سے دو چار تقاریظ ضروری بغرض ملاحظہ ناظرین درج کیجاتی ہیں

(۱) نقل تقریظ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی استاد مولوی ثناء اللہ[1] بسم اللہ الرحمن الرحیم - اقول وبہ نستعین ومنہ الہدایت والاستقامۃ فی کل حین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم - بندۂ احقر نے اس کتاب اربعین کو بتمامہ دیکھا اور اصل تفسیر مولوی ثناء اللہ میں بھی ان مواقع کو دیکھا مطابق پایا فی الحقیقت یہ تفسیر نہیں ہے بلکہ تحریف ہے مصنف اربعین نے جو مواخذات فرمائے ہیں وہ حق و ثواب ہیں ان میں سے اکثر مواقع میں تفسیر مولوی ثناء اللہ بالکل غلط اور مخالف تفسیر ائمہ سلف و خلف اور مناقض مذہب اہل سنت وجماعت و موافق رائے معتزلہ وخوارج وغیرہم من الفرق الباطلہ خذلہم اللہ تعالے واز ہق اباطیلہم الواہیۃ ہداہ اللہ تعالے اہل اسلام کو اس تفسیر کا دیکھنا اور اسکی تحریفات باطلہ پر اعتقاد کرنا ممنوع اور حرام ہے بلفظہ -

(۲) نقل تقریظ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مخلص خالص مولوی ثناء اللہ[2] تفسیر ثنائی کے غلط ہونے میں تو کوئی کلام نہیں - میں اس تفسیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا موافق نہیں ہوں - نہ طرز بیان میں نہ استشہادات میں نہ حل مشکلات میں نہ تاویل صفات میں ہیں تو اسکو ایک نیا خبط سمجھتا ہوں بلفظہ

---

[1] اربعین غزنویہ صفحہ ۲-۳-۴۳-

[2] اربعین غزنویہ صفحہ ۴۳-سطر ۱-

(۴۳) اقتباس تقریظ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سردار اہل حدیث پنجاب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...... امابعد خاکسار نے امرتسری تفسیر موسوم بہ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن جو درحقیقت تحریف القرآن بالحاد والاعتزال والہزیان والبہتان ہے کو دیکھا ..... توافق سنت صحیحہ و آثار سلفیہ صحیحہ جو تفسیر کے لئے ایک لازمی امر ہے اس میں یکسر مفقود ہے اور برعکس اس کے توافق مذاہب باطلہ معتزلہ۔ نیچریہ۔ مرزائیہ۔ چکڑالویہ اس میں جابجا موجود ہے تفسیر نیچری تو اس کا ماخذ صاف نظر آتا ہے..... اس توافق کی نظر سے تفسیر امرتسری کو تفسیر مرزائی کہا جائے تو بجا ہے۔ تفسیر چکڑالوی خطاب دیا جائے تو روا ہے اور اس کو تفسیر نیچری کہنا تو کمال زیبا ہے..... اس کا مصنف اس تفسیر سراپا الحاد و تحریف میں

پورا مرزائی۔ پورا چکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری ہے۔

اس کا اہل حدیث کہلانا اپنے مطبع اور رسالہ عقائد کا اور اخبار کا نام اہلحدیث رکھنا محض ابلہ فریبی ہے اور دھوکہ دہی ہے جس سے اس کی غرض و مقصود جہلائے اہلحدیث کو اپنے دام میں لانا اور اس ذریعہ سے انکا مال مارنا اور ٹکے کمانا ہے..... حدیث نبوی کا یہ شخص دریدہ منکر ہے۔ اور حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے اور رائے اسلاف معتزلہ و نیچریہ کی ارائے کو واجب العمل اور مقدم سمجھتا ہے تبھی احادیث صحیحہ نبویہ مفسرہ قرآن کو چھوڑ کر معتزلہ و نیچریہ قرآن کی تفسیر رائے سے کرتا ہے۔ فقط بلفظہ ملتقطا۔

حررہ ابو سعید محمد حسین ۲۲ محرم ۱۳۲۲ھ

لیجئے اب ہم اپنے مضمون موزون بالخیر القرون کو ختم کرتے ہیں اور آپ کی تفسیر بالرائے کی نسبت جو آپ نے ہمارے مضمون پر خامہ فرسائی اور ژاژ خائی فرمائی ہے اسکی نسبت صرف وہی کہتے ہیں جو علماء کرام آپ کی تفسیر ثنائی کی نسبت فرما چکے ہیں - یعنے یہہ آپکا نیا خبط ہے - اہل اسلام کو اس تفسیری مضمون تحریف باطلہ پر اعتقاد کرنا ممنوع اور حرام ہے بلکہ اس کا دیکھنا بھی حرام ہے - باقی تقریظ مولوی محمد حسین صاحب پر ناظرین خود توجہ فرمالیں کہ آپ کیا ہیں -

اے خداوند کریم بطفیل حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کو ہدایت بخش اور صراط مستقیم پر چلا اور یہہ دعا ہمیشہ ہماری زبان پر لاکر دلمیں اس کا اعتقاد جما - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب - صلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین

راقـــــم آثم احقر العباد اللہ الصمد

قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ احمد سُنی حنفی

نقشبندی مجددی صادقی لودھیانہ

۱۶ - ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلَیْہِ اَمَّا بَعْدُ فَاَقُوْلُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَھُوَ
الْمُسْتَعَانُ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَلَا نَتَوَکَّلُ اِلَّا عَلٰی اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ
فقیر نے قاضی صاحب کی کتاب ازالۃ الرّیب عن مبحث علم الغیب کو اول
سے اخیر تک دیکھا اور اڈیٹر صاحب اہلحدیث کے پرچہ اخبار مورخہ ۲۵ جون ۱۹۲۰ء
کی عبارات منقولہ بھی دیکھیں جو غالباً صحیح اور مطابق اصل کے ہونگی فی الحقیقت
اڈیٹر صاحب نے ما اور کلام تعریف کے متعلق جو کچھ لکھا وہ انکی آزادی کا نتیجہ ہے
جس تک قطرب اور زمخشری اور سیبویہ کی تتبع اور استقراء کو رسائی نہیں ہوئی
تھی اور جو کچھ نتائج نکالے وہ انکی جدید منطق اور فلسفہ کے قواعد کلیہ پر مبنی
ہیں جس سے معلم اول کے کان ناآشنا ہیں اور معلم ثانی کی تو عقل کو بھی اطلاع نہیں
نرالے قسم کے تناقض اور قضایا سے مطالب ثابت کرنے میں آپ وہ قوت رکھتے
ہیں جنکے مبادی تک صاحب اسفار اور صاحب نجاۃ کے عقول متوسطہ کو باوجود تجرد
عن المادہ والغواشی کے رسائی نہیں صاحب تہافۃ الفلاسفہ اور صاحب تلخیص
آپکے قضایا و قیاسات نیا سے بالکل ناواقف ہیں تفسیر کلام اللہ میں انکو اقوال
صحابہ اور آثار سلف صالحین کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ آیات متشابہات اور قضایا
غریبۃ فی النظریۃ آپکے نزدیک بدیہی اولے ہیں ایسے شخص کے تمام مضامین کے متعلق
احقر الناس کی وہی رائے ہے جو مولوی محمد حسین بٹالوی نے انکی تفسیر کے متعلق ظاہر
کی تھی۔ اور انکی تقریرات فلسفیہ اور تحریرات منطقیہ بشرط شئی کے مرتبہ میں لبعد المحذور
میں داخل ہیں۔ اور قاضی صاحب سلمہ ربہ کا جواب نہایت صحیح و درست ہے کیونکہ
آپ نے اپنی طرف سے کوئی اجتہادی رائے مسئلہ کے متعلق نہیں پیش کی جس میں فقیر کو کچھ
اختلاف ہو۔ بلکہ جو کچھ انہوں نے پیش کئے وہ صحابہ سلف صالحین کے آثار ہیں۔ جو
حقیقت میں آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اور انہیں پر قرآن شریف کی حصر ہے
صاحبو یہ احقر قاضی صاحب کا نہ شاگرد نہ مرید نہ ایسا معتقد کہ انکی وجہ سے

خواہ مخواہ انکی حمایت کے لئے کمر باندھے۔ بخدا اپنے نزدیک حق سمجھکر یہہ عرض ہے۔ کہ علم غیب میں مَا قَلَّ وَدَلَّ ایسا رسالہ فقیر کے خیال ناقص کے موافق اب تلک شائع نہیں ہوا۔ میرا یہہ ایمان ہے کہ مغیبات مایجوز وما یجب وما یمتنع کا انبیاء علیہ السلام کو خداوندکریم کی طرف سے علم ہوتا ہے گو تدریجاً ہو اور اسوقت میں انکو کمال انسانی جس کا کمال القوتین بمراتبہ الاربعہ نام ہے۔ حاصل ہوتا ہے۔ علاوہ کتب مصطلحہ عن ہذا کے تفسیر عزیزی سورہ فاتحہ کے ملاحظہ فرمانی چاہیئے۔ فقط والسلام۔

علیٰ من اتبع الھدیٰ

فقیر غلام مرشد کان اللہ لہٗ مدرس

دار العلوم نعمانیہ ہند لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندہ نے اکثر جگہ سے رسالہ ہذا کو مطالعہ کیا رسالہ کیا ہے یہہ تو ایک بحر مواج ہے جو اشجار دلائل اہل حدیث کا استیصال کرکے صدہا کوس پرلے گیا ہے یا صاعقہ آسمانی ہے جو ان پر گر کر اُن کو نیست و نابود کرکے خاکستر کر دیا ہے امید نہیں کہ اہل حدیث صاحب اس کے بعد پھر بھی سر اُٹھائیں اور اِدھر اُدھر کے دلائل پیش کریں کیونکہ مؤلف صاحب نے نہایت سخت دلائل پیش کئے ہیں جو جوابات نہیں رکھتے۔ اور اہلِ حدیث کو بندا اِعلےٰ کہدیا ہے کہ یہی دلائل تمہارے لئے کافی ہیں۔

والامان زدتم زدنا وان عدتم عدنا۔

حررہ محمد عالم مدرس دار العلوم

نعمانیہ ہند لاہور